



حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلمیٰ

مسک
الحق
کادائی

نہایت

لاہور

ایک حد

مستقل

مکتبہ جمعیت
اہل تشیع
پاکستان
کراچی



مذہب کو بدنام کرنے والے عالموں اور پیروں کی خلاف گریڈ آپریشن کیا جائے

ایفائے عہد

اعلیٰ اخلاق و کردار
کی علامت!

مالِ رَجَبِ المَرَجِبِ



فضائل درود و سلام
قرآن و سنت کی روشنائی



تحت المسد با سنت راتہ میں دعائے استخارہ؟



نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ایام آنا؟!



کلمہ توحید کی تلقین کب کی جائے؟!



جھوٹ کی گرم بازاری!

ہم مسلمان ہیں مگر ہمارے معاشرے میں بہت سی خرابیاں در آئی ہیں۔ ان میں جھوٹ اور دروغ گوئی بہت نمایاں ہے جو بہت سی خرابیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ عام بھی ہے اور کسی تردد کے بغیر بے ساختہ بولا بھی جاتا ہے اور معاشرے کا جزد بن چکا ہے جو بلاشبہ کبیرہ گناہ ہے۔ اسلام میں کسی صاحب ایمان سے یہ ہرگز توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ جھوٹ بولے گا۔ یہ بات محتاج بیان نہیں کہ کن کن شعبوں میں جھوٹ بولا جاتا ہے۔ کیونکہ کوئی شعبہ بھی جھوٹ سے پاک نظر نہیں آتا۔ خواہ سیاست ہو تجارت ہو زراعت ہو ملازمت ہو یا وکالت ہو ہر طرف جھوٹ کا دور دورہ ہے۔ بات بات پر جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں جس سے کبھی ذاتی فائدہ ہوتا ہے اور کبھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا لیکن دوسرے شخص کو نقصان ضرور پہنچتا ہے۔ جھوٹ کی بنا پر ہماری معاشرت اور معیشت سخت پر امنگی کا شکار ہے۔ بددیانتی، دھوکہ فریب، ملاوٹ، دشمنیاں اور فتنہ و فساد سے انسانی زندگی کو اجیرن بنا دیتے ہیں۔ سورہ النمل میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَاذِبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ﴾ ”جھوٹ کا افتراء وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور وہی جھوٹے ہیں۔“ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ﴾ (سورہ الزمر) ”بے کش اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتے جو جھوٹا اور احسان فراموش ہو۔“

انسانی اخلاق و اوصاف میں سب سے بُری خصلت جھوٹ ہے جس کی سب سے بڑی سزا اسلام میں اس کی ہدایت سے مستقل محرومی کی ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ دین اسلام پر چلنے کی توفیق اور ہدایت نہیں دیتے۔ سوچنے کی بات ہے کہ جب اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام پر چلنے کی ہدایت نہ ملے گی تو نتیجتاً وہ کفر کی حالت میں زندگی گزارے گا اور کافروں کا ٹھکانا ہمیشہ کے لیے دوزخ ہے۔ غور کا مقام ہے کہ ہدایت الہی سے مستقل محرومی، جھوٹ کی کتنی بڑی سزا ہے؟

اسلام میں جھوٹ، شرک کی طرح قبیح فعل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو بتوں کی پرستش یعنی شرک کی طرح قابل نفرت گردانا ہے اور شرک کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾ (الحج: 30) ”پس تم لوگ بتوں کی پرستش سے بچو اور جھوٹ سے بچو۔“ جھوٹ میں جھوٹی بات کے علاوہ جھوٹی قسم بھی ہے جس کو حدیث پاک میں شرک اور ماں باپ کی نافرمانی کے بعد تیسرے نمبر پر کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔ سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جن چیزوں سے پاک ہے وہ اس کی طرف منسوب کی جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کی یہ خواہش ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اس سے محبت کرنے لگیں تو اسے چاہیے کہ

◎ جب بات کرے تو سچی کرے۔ ◎ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو پورا ادا کرے۔ ◎ جو شخص اس کا پڑوسی ہو اس کے ساتھ حسن سلوک اختیار کرے۔

ایک دوسری حدیث پاک میں فرمایا: جس میں درج ذیل چار خصلتیں ہوں وہ خالص منافق ہے۔ یعنی:

◎ جب اس کو امانت دی جائے تو خیانت کرے۔ ◎ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ◎ جب وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے۔ ◎ جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے۔

رسول اللہ ﷺ کے فرمان گرامی کی روشنی میں ہم سب کو اپنا جائزہ لینا چاہیے اور یہ بھی سوچنا چاہیے کہ معاشرے میں جھوٹ کی گرم بازاری کا سبب کیا ہے؟ اس کے علاج اور اصلاح کی طرف عدم توجہی میں ہماری معاشی، اخلاقی اور فکری خرابیوں کا بڑا دخل ہے۔ عدم توجہی دراصل دینی امور سے مسلسل لا پرواہی، اسوۂ

بشیر الانصاری
ایم اے

☆ جناب رانا شعیب خاں پیروی

☆ جناب پروفیسر عبدالغفور راشد

☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لہجانی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن وحدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 تکلیف سے بچو اور بچاؤ..... (علیہ رحم)
- 9 رجب کی حرمت..... شریعت کے آئینہ میں
- 10 وفاداری..... اعلیٰ کردار کی نشانی
- 13 علامہ احسان الہی ٹھیکر..... بے مثال لیڈر
- 14 محمد رسول اللہ ﷺ سے وفا
- 17 فضائل درود شریف
- 18 شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ..... یادیں/ہامش
- 20 ”بہی صاحب“ کا کارنامہ
- 21 تہجد و کتب
- 22 منزل کی تنہا ہے تو کمر بھد مسلسل
- 25 اخبار انجماء

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور رسالہ زر تعالیٰ کے نام سے کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ”الہدایہ“ دفاتر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

106 راوی روڈ لاہور 54000

فون: 042-37725525 فکس: 042-37720257
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

رسالہ زر تعالیٰ بھیجنے کے لیے

میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

بدل اشتراک

ساتھ	600/- روپے
شش ماہی	350/- روپے
بارہ ماہی	650/- روپے
بہشتی ٹائٹل	6000/- روپے
نی پیرچہ	20/- روپے

بشیر پروفیسر مسعود میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”بشیر پرنٹ ان“ شاہ خالد ناؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

رسول اللہ ﷺ کو مکمل طور پر زندگی کا لائحہ عمل نہ بنانے، عوام میں اسلامی تعلیمات سے بے خبری اور اس کی اصلاحی کادشوں سے محرومی ہے۔ ایسی صورت حال میں ہم ایک اجمالی جائزہ لیں کہ جھوٹ سے ہمیں زندگی میں کہاں کہاں واسطہ پڑتا ہے؟ اور اس کی اصلاح کے لیے ہماری کیا ذمہ داری ہے؟ اگر ہم اپنی ذمہ داری پوری کرنے کا عزم کر لیں اور جھوٹ کی سنگینی سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے اور اس کی حوصلہ شکنی کے لیے ہر شخص اور ہر ادارہ کمر ہمت باندھ لے تو بڑی حد تک اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

امام کعبہ اشخ صالح آل طالب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی دعوت قبول کر لی۔ لاہور تشریف لائیں گے

۹ اپریل بروز اتوار مرکز ۱۰۶ راوی روڈ کا دورہ اور اہل حدیث علماء کنونشن سے خطاب کریں گے۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر استقبالیہ میں شرکت فرمائیں گے

امام کعبہ اشخ صالح آل طالب حفظہ اللہ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی دعوت قبول کر لی، آپ ۹ اپریل بروز اتوار لاہور تشریف لائیں گے۔ اس امر کا انکشاف ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے) نے اپنے ایک ویڈیو پیغام میں کیا۔ مرکزی دفتر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری اپنے بیان میں ان کا کہنا تھا کہ امام کعبہ اشخ صالح آل طالب حفظہ اللہ 6 اپریل کو پاکستان کے دورے پر تشریف لارہے ہیں۔ اس دوران انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی دعوت پر 9 اپریل بروز اتوار کو لاہور آنے کی دعوت قبول کر لی ہے۔ لاہور میں وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے دفتر 106 راوی روڈ کا دورہ کریں گے۔ جہاں وہ اہل حدیث علماء کنونشن سے خطاب کریں گے۔ مرکزی امیر سینیئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کے استقبالیہ میں شرکت کریں گے۔ ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم کے مطابق انکی مرکزی دفتر آمد کے انتظامات کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ اس ضمن میں مختلف انتظامی کمیٹیاں تشکیل دے دی گئی ہیں۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ ابھی جاری ہے بڑا دشمن چھپ کر حملے کر رہا ہے۔ قربانیاں رائیگاں نہیں جاتیں گی

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیئر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے اپنے مشترکہ بیان میں بیدیاں روڈ کینٹ میں مردم شماری کی ٹیم پر خودکش حملے کے واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انہوں نے فوجی جوانوں، مردم شماری کے عملے سمیت عام شہریوں کی شہادت پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی، دشمن چھپ کر حملے کر رہا ہے۔ دہشت گرد عناصر قوم کے عزم و حوصلہ کو شکست نہیں دے سکتے۔ فوج اور سیکورٹی فورسز کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ پاکستان کو کمزور کرنے کے لیے دشمن طاقتیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ دہشت گردی کے نیٹ ورک میں بیرونی ہاتھ ملوث ہے۔ بھارت افغانستان ملکر پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کر رہے ہیں۔ عالمی سطح پر ہمیں ان سازشوں کا پردہ چاک کرنا ہوگا۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ اسلام میں خودکش حملے حرام ہیں۔ یہ انسانیت دشمنی ہے۔ جو لوگ مذہبی آڑ لے کر خودکش حملے کروا رہے ہیں وہ کھلی گمراہی کا شکار ہیں۔

مذہب کو بدنام کرنے والے عالموں اور پیروں کے خلاف گرینڈ آپریشن کیا جائے۔ پروفیسر ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیئر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ مذہب کو بدنام کرنے والے عالموں اور پیروں کے خلاف گرینڈ آپریشن کیا جائے۔ نام نہاد پیروں نے اسلام کے خوبصورت چہرے کو مخ کیا ہے۔ مدارس اسلام کے مضبوط قلعے اور پاکستانی قوم کا مشترکہ اثاثہ ہیں۔ دینی مدارس کے خلاف بے بنیاد اور غلط پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات سے خطاب اور میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مدارس میں قرآن و سنت کی تعلیم حاصل کرنے والوں کو امریکہ کے کہنے پر دہشت گرد قرار نہیں دیا جاسکتا۔ مدارس دینیہ سے امن اور محبت کا درس دیا جاتا ہے، مدارس نظریہ پاکستان کے بھی محافظ ہیں۔ مدارس کے خلاف سازشیں کرنے والے اپنے گریبان میں جھانکیں۔ ماضی میں ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے بھی مدارس کے خلاف پابندیاں اور مدارس سیل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جسے دینی قوتوں نے ناکام بنایا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ لبرل ازم کے نام پر پاکستانی معاشرے کو لادین نہیں بننے دیں گے۔ دینی مدارس کے طلبہ دین اور دینی اقدار کے محافظ ہیں۔ انکے خلاف پہلے بھی سازشیں ناکام ہوئیں اور آئندہ بھی ہوں گی۔ مدارس میں ملک بھر سے لاکھوں طلبہ کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس لیے مدارس کبھی بھی بند نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم دینی مدارس کے خلاف اٹھنے والے قدموں کو روکیں گے۔ مدارس کے طلبہ مستقبل کے معمار ہیں، دنیا میں جو بھی انقلاب اٹھے گا وہ مدارس سے ہی اٹھے گا، مستقبل دینی مدارس کے ہاتھ میں ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے مزید کہا کہ دینی مدارس پاکستانی قوم کا مشترکہ اثاثہ ہیں اور قوم ہمیشہ کی طرح ان اداروں کی خدمت کو اپنا دینی فریضہ سمجھ کر سرانجام دے گی۔ دینی مدارس کے خلاف کسی قسم کی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے، دینی مدارس اور پاکستان کا استحکام لازم و ملزوم ہے۔ انہوں نے مدارس کے اساتذہ اور طلبہ سے عہد لیا کہ وہ دینی مدارس کے خلاف کسی قسم کی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر مملکت برائے تعلیم انجینئر میاں بلوچ الرحمن نے کہا کہ مدارس کے ساتھ مل کر تعلیمی نظام و نصاب کو بہتر بنانے کے لیے مشترکہ کوششیں کی جائیں گی۔ مدارس ثانوی تعلیم کے وفاقی بورڈ کا مروجہ نصاب اپنائیں گے۔ وفاقی تعلیمی بورڈ مدارس کو اس ضمن میں تربیت اور استعداد کار بڑھانے کے لیے معاونت فراہم کرے گا۔ دینی مدارس کو قومی دھارے میں لانے کے لیے کوشش جاری رکھی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں موجود نوے فیصد سے زائد مدارس کا انتہا پسندی اور دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ تقریب سے جامعہ سلفیہ کے رنیل چوہدری، باسین ظفر، مولانا محمد نوس، شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی، شیخ حاجی بشیر احمد سمیت دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔

ابو محمد عبدالستار احمد
مركز الدراسات الاسلاميه
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

احکام و مسائل

تحیۃ المسجد یا نماز سنت میں دعائے استخارہ پڑھنا

سوال مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھی جاتی ہیں اسی طرح فرض نماز کے بعد سنتیں ادا کی جاتی ہیں کیا ان میں دعائے استخارہ پڑھی جاسکتی ہے؟ یا اس کے لیے مستقل دو رکعت پڑھنا ہوں گی؟

جواب دعائے استخارہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کے متعلق استخارہ کرنے کا ارادہ کرے تو فرض نماز کے علاوہ دو رکعت پڑھے۔“ (بخاری، تہجد: ۱۱۶۲)

اس حدیث میں صراحت ہے کہ جب استخارہ کرنے کا ارادہ کرے تو مستقل طور پر اس کے لیے دو رکعت پڑھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تحیۃ المسجد یا سنت راتہ کی نماز استخارہ کے لیے کافی نہ ہوگی بلکہ اس نیت سے اسے مستقل طور پر دو رکعت ادا کرنا ہوں گی۔ لیکن اس امر کی گنجائش ہے کہ اگر کوئی تحیۃ المسجد یا نماز کی سنتوں کو ادا کرنے سے پہلے استخارہ کی نیت کر لے اور فراغت کے بعد دعائے استخارہ پڑھ لے تو ایسا کرنا جائز معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرض نماز کے علاوہ اور کسی نماز کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ اس گنجائش کے باوجود ہمارا رجحان یہ ہے کہ استخارہ کے لیے دو مستقل رکعت پڑھی جائیں جن کے ادا کرنے کا سبب استخارہ کے علاوہ اور کچھ نہ ہو۔ لہذا افضل بھی یہی ہے کہ نماز استخارہ کے لیے الگ سے دو رکعت ادا کی جائیں۔ تحیۃ المسجد یا نماز کی سنتوں کو ادا کرتے وقت استخارہ کی نیت نہ کی جائے۔

اس مقام پر اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ جو کام انسان پر فرض ہیں ان کے متعلق استخارہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح جن کاموں کے کرنے پر شریعت نے پابندی عائد کی ہے وہ بھی استخارہ کے محتاج نہیں ہیں۔ نیز جن کاموں کا کرنا یا نہ کرنا واضح ہو ان کے لیے بھی استخارہ نہیں کیا جاتا۔ استخارہ اس کام کے لیے ہوتا ہے جس کا کرنا یا نہ کرنا واضح نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سے کام باضابطہ پر وگرام کے تحت سرانجام دیئے لیکن یہ ثابت نہیں کہ ان کاموں کے لیے آپ نے استخارہ کیا ہو۔ مثلاً اگر انسان نماز زکوٰۃ ادا کرنے کا ارادہ کرے یا شراب نوشی ترک کرنے کا ارادہ کرے یا کھانے پینے اور سونے کا ارادہ کرے تو ایسے امور کے لیے استخارہ کی قطعاً ضرورت نہیں بلکہ انہیں استخارہ کے بغیر ہی ادا کرے۔ واللہ اعلم!

نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ایام آتا

سوال میں سکول ٹیچر ہوں دورانِ ڈیوٹی نماز ظہر کا وقت شروع ہو چکا تھا کہ مجھے ایام آگئے میں نے اس بناء پر ظہر کی نماز ادا نہ کی کیا فراغت کے بعد مجھے ظہر کی نماز بطور قضاء پڑھنا ہوگی یا نہیں؟ اس سلسلہ میں میری رہنمائی کریں۔

جواب نماز کے وقت ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بلاشبہ نماز کا ہر وقت ادا کرنا اہل ایمان پر فرض ہے۔“..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب نماز کا وقت شروع ہو جائے تو اس کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے اگر کسی عورت کو نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ایام شروع ہو جائیں۔ مثلاً زوال آفتاب کے بعد ایام شروع ہو گئے تو طہارت کے بعد غسل کر کے ظہر کی قضاء پڑھنا ہوگی کیونکہ وہ نماز زوال آفتاب کے بعد پاکیزگی کی حالت میں فرض ہو چکی تھی۔ البتہ دورانِ حیض رہ جانے والی نمازوں کی ادائیگی اس کے ذمے نہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”کیا یہ بات حقیقت نہیں کہ عورت حالتِ حیض میں نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ ہی روزہ رکھتی ہے۔“ (بخاری، الحيض: ۳۰۴)

اہل علم کا اس امر پر اجماع ہے کہ عورت اس نماز کی قضا نہیں دے گی جو مدتِ حیض کے دوران میں فوت ہوئی۔ اس تفصیل کے پیش نظر صورتِ مسئلہ میں سالکہ کو فراغت کے بعد نماز ظہر پڑھنا ہوگی کیونکہ ایام آنے سے پہلے وہ اس پر فرض ہو چکی تھی لہذا اسے وہ بعد میں ادا کرے گی۔ اسی طرح اگر کوئی عورت اس وقت ایام سے فارغ ہو جب نماز کی ایک رکعت یا اس سے زیادہ رکعت پڑھنے کا وقت باقی ہو تو بھی اس نماز کو بعد میں ادا کرے گی کیونکہ حدیث میں ہے: ”جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کو پالیا۔ (مسلم، المساجد: ۶۰۸)“

اس حدیث کے پیش نظر اگر کوئی عورت غروب آفتاب سے اتنا وقت پہلے ایام سے فارغ ہو جائے کہ وہ ایک رکعت ادا کر سکتی ہے تو اسے عصر کی نماز پڑھنا ہوگی۔ اسی طرح طلوع

آفتاب سے اتنا وقت پہلے ایام سے فارغ ہو جائے کہ وہ ایک رکعت ادا کر سکتی ہے تو اسے فجر کی نماز پڑھنا ہوگی۔ چونکہ ہماری خواتین سستی کا شکار ہو جاتی ہیں اس لیے مذکورہ وضاحت کی گئی ہے۔ واللہ اعلم!

لباسِ شہرت کیا ہے؟!

سوال میں نے دورانِ خطبہ ایک عالمِ دین سے لباسِ شہرت کے بارے سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے۔ اس کے متعلق بتائیں کہ وہ کیا ہوتا ہے اور اس کے پہننے پر قرآن وحدیث میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لباسِ ایسا زیب تن کیا جائے جس سے دو فائدے حاصل ہوں، ایک یہ ہے کہ وہ ستر پوشی کا کام دے اور دوسرا یہ کہ وہ زینت کا باعث ہو۔ اس سے زیادہ نہ تو فخر و مباحات کی اجازت ہے اور نہ ہی صوفیانہ زہد کی گنجائش ہے۔ بہر حال اسراف و تہذیر کے بغیر کھانے پینے اور پہننے کی اجازت ہے۔ لباسِ شہرت کے متعلق خاص وعید ہے اس سے مراد ایسا لباس ہے جس کے رنگ یا مخصوص تراش وغیرہ کی وجہ سے انسان دوسروں سے منفرد اور نمایاں نظر آئے، لوگ اسے خاص نظروں سے دیکھیں اور پہننے والا اس کی وجہ سے اترانے اور تکبر کرنے لگے تو ایسی پوشاک لباسِ شہرت کہلاتا ہے جو کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ حدیث میں اس کے متعلق بہت وعید آئی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے شہرت والا لباس پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس جیسا لباس پہنائے گا پھر اس کے لیے اس میں آگ بھڑکے گی۔“ (ابوداؤد اللہاس: ۴۰۲۹)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔ (ابوداؤد اللہاس: ۴۰۳۰)

ہمارے رجحان کے مطابق لباسِ شہرت کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- ① وہ بہت قیمتی لباس ہو کہ جب پہنا جائے تو لوگ اس کی دولت سے مرعوب ہو کر اس کی عزت کریں اور ثروت و مالدار کی شہرت ہو۔
 - ② بہت ہلکا اور نکمہ لباس جس کی وجہ سے لوگوں میں اس کے زہد اور بزرگی کی شہرت ہو نیز اسے برگزیدہ سمجھ کر اس کے آگے عقیدت سے سر جھکائیں۔
 - ③ غیر معمولی چمک دمک خاص رنگ کی کڑھائی اس پر چمکدار ستارے لگے ہوں اور اس کا رنگ غیر معمولی ہوتا کہ لوگوں کی نگاہیں اس کی طرف اٹھیں۔
- اس قسم کے لباس سے ایک مسلمان کا اجتناب کرنا بہتر ہے۔ واللہ اعلم!

کلمہ توحید کی تلقین کب کی جائے

سوال ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ جب میت کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر پر کھڑے ہو کر میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کی جاتی ہے کیا ایسا کرنا قرآن وسنت سے ثابت ہے؟ اگر نہیں تو تلقین کب کرنا چاہیے وضاحت کریں؟

جواب میت کو دفن کرنے کے بعد کلمہ توحید کی تلقین کرنا بدعت ہے کیونکہ ایسا کرنا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔ بلکہ دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر دعاء مغفرت کرنا چاہیے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: ”اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ اس سے اب سوال کیا جا رہا ہے۔“ (ابوداؤد البیہقی: ۳۲۲۱)

اس حدیث کے پیش نظر میت کو دفن کرنے کے بعد اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اس کی مغفرت کے لیے دعا کرنا چاہیے لیکن وہاں کھڑے ہو کر اسے کلمہ توحید کی تلقین کرنا بے اصل اور خود ساختہ ہے۔ کلمہ توحید کی تلقین اس وقت کی جائے جب انسان موت و حیات کی کشش میں مبتلا ہو۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب کو موت کے وقت فرمایا تھا: ”اے چچا! تم لا الہ الا اللہ کہہ دو یہ ایک ایسا کلمہ ہے کہ اس کی وجہ سے میں اللہ کے ہاں تمہارے بارے میں گواہی دے سکوں گا۔“ (بخاری البیہقی: ۱۳۶۰)

رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا کو کلمہ توحید کی بار بار تلقین کی لیکن اس نے کلمہ نہ پڑھا اور حالتِ شرک میں مرا العیاذ باللہ!

قریب المرگ انسان کی حالت کو دیکھا جائے اگر اس کے ہوش و حواس قائم ہیں تو اسے کلمہ توحید پڑھنے کی تلقین کی جائے اور اگر اس کے ہوش و حواس درست نہیں ہیں تو اسے تلقین کرنے کی بجائے اس کے پاس اس کلمہ توحید کو بار بار پڑھا جائے تاکہ وہ بار بار پڑھتے سن کر خود پڑھے اور کلمہ توحید پر اس کی موت آئے۔ بہر حال دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر کلمہ توحید کی تلقین کرنا غلط اور بے اصل ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم!

تکلیف سے بچو اور بچاؤ

مترجم: جناب محمد جمال بٹ

ترجمہ: جناب حافظ یوسف سراج

تاریخ:

03 رجب 1438ھ / 31 مارچ 2017ء

امام مسجد الحرام
فضیلہ شیخ
ڈاکٹر سعد الشریعہ

حمد و ثناء کے بعد:

سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔ سب سے بہترین راہنمائی محمد ﷺ کی ہے۔ بدترین کام نوا ایجاد شدہ ہیں اور دین میں ایجاد شدہ ہر کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ تم مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ وابستہ رہو کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ جو مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو وہ جہنم رسید ہو گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”مگر جو شخص رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے جو اس کو حالیکہ اس پر اور است واضح ہو چکی ہو، تو اس کو ہم اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور

اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔“ (النساء)

برادران اسلام! اللہ عظیم اور خیر نے روشن اور مکمل شریعت اسلام عطا کر کے امت اسلام کو معزز بنایا ہے۔ یہ

شریعت حقیقی طور پر امت اسلام کی تکمیل ہے جب امت اسلامیہ پر مشکل وقت آتا ہے تو یہ اس کا حل اور علاج عطا کرتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔“ (المائدہ)

بند گان الہی! شریعت اسلام مکمل شریعت ہے جس میں کسی قسم کا نقص اور کمی نہیں یہ خوبصورت شریعت ہے جس میں کوئی عیب اور بد صورتی نہیں۔ یہ ایسی ہی خوبصورت اور کامل کیوں نہ ہو جبکہ اس کا شارع وہ ہے جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ ہر چیز جانتا ہے جبکہ ہم نہیں جانتے پوری مخلوق اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتی۔ مخلوق کو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا اس نے عطا کر

دیا۔ وہ شارب، ایسا ہے کہ ماضی، حال اور مستقبل کی تمام چیزوں کو جانتا ہے وہ کیسے رو نما ہو سکیں اور کیسے ہوں گی۔ ارشاد باری ہے:

”اور اللہ جانتا ہے حالانکہ تم نہیں جانتے۔“ (البقرہ)

بند گان الہی! شریعت اسلام کی مختصر الفاظ میں تعریف یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ فوائد کے حصول اور نقصانات کو دور کرنے کے لیے آئی ہے۔ یا کہا جاسکتا ہے کہ شریعت اسلام ہر قسم کی خیر و بھلائی کے دروازے کھولنے اور برائی کے تمام دروازے بند کرنے کے لیے آئی ہے۔

یہ ان پانچ بنیادی حقوق کے حصول کو یقینی بناتی ہے

بند گان الہی! شریعت اسلام کی مختصر الفاظ میں تعریف یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ فوائد کے حصول اور نقصانات کو دور کرنے کے لیے آئی ہے۔ یا کہا جاسکتا ہے کہ شریعت اسلام ہر قسم کی خیر و بھلائی کے دروازے کھولنے اور برائی کے تمام دروازے بند کرنے کے لیے آئی ہے۔

اور ان حقوق کو نقصان دینے والی چیزوں سے روکتی ہے جن پانچ بنیادی حقوق پر تمام لوگوں کا اتفاق ہے۔ وہ پانچ حقوق یہ ہیں: دین، جان، عقل، مال اور عزت۔

شریعت اسلامیہ ان پانچ کے لیے نفع بخش چیزوں کا حکم دیتی ہے، ان کی ترغیب دیتی ہے اور ان پانچ کو نقصان دینے والی چیزوں سے روکتی ہے۔ نقصان واقع ہونے سے پہلے دفاع کرتی ہے یا نقصان ہونے کے بعد اسے دور کرتی ہے۔ ہماری روشن شریعت میں نقصان سے بچاؤ اور دفاع کو ازالے سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ کیونکہ بچاؤ علاج سے بہتر ہے۔

برادران اسلام! دین اور دنیا کا ہر معاملہ انہی دو عظیم قانونوں کے تحت ہے جبکہ نقصان پہنچنا اور نقصان لیتا دو بہت بڑے خطرے تھے اور دو ظاہری نقصان تھے، اس لیے شریعت اسلامیہ نے بڑے جامع اسلوب میں

افراد اور جماعت کو ان کے جال میں پھنسنے اور ان کے نقصانات میں ملوث ہونے سے بچایا۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور ان کے قریب بھی جانے سے روکا، چہ جائیکہ کوئی شخص ان میں مبتلا ہو۔ سیدنا ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ] ”نہ کسی کو نقصان دینے میں پہل کرو اور نہ بدلے میں کسی کو نقصان دو۔“ (ابن ماجہ)

امام ابو داؤد فرماتے ہیں: یہ فرمان نبوی ﷺ ان احادیث میں سے ہے جن پر فقہ اسلامی کی بنیاد ہے۔ کچھ اہل علم نے اس حدیث کو فقہ اسلامی کا ایک چوتھائی قرار دیا ہے، جبکہ کچھ اور اہل علم اسے فقہ اسلامی کا نصف قرار دیتے ہیں اور یہی صحیح ترین قول ہے جبکہ ہم یہ کہیں کہ دین اسلام فوائد کے حصول اور نقصان کو دور کرنے کا حکم دیتا ہے۔ دین اسلام احکام اور نواہی پر مشتمل ہے اسلامی احکام لوگوں کی مصلحت کے لیے ہیں اور

نواہی نقصانات سے بچانے کے لیے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”(پس آج یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر، نبی کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، ان کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کر تے۔“ (الاعراف)

نبی کریم ﷺ کے فرمان میں جس ”نقصان دینے اور نقصان لینے“ سے منع فرمایا ہے، اس سے مراد یہ نہیں کہ ایسا ہوتا ہی نہیں، بلکہ امت محمدیہ میں یہ بہت زیادہ ہو رہا ہے، اس نفی سے مراد اس سے روکنا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو اسے برقرار رکھنے کی نفی ہے، تاکہ یہ نفی اور نفی تمام افراد اور معاشرے کے لیے ہر حالت اور ہر صورت کا

احاطہ کر لے۔

ضرر سے مراد وہ نقصان یا تکلیف ہے جو اراد تادی جائے، اور ضرر سے مراد وہ نقصان ہے جو عمد ا کیا جائے۔ یہ نقصان ذاتی ہو یا کسی دوسرے کا، ہر دوسے منع کیا گیا ہے البتہ دوسروں کو نقصان دینا زیادہ بڑا جرم ہے اور بڑا گناہ ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

”انہیں تنگ کرنے کے لیے ان کو نہ ستاؤ۔“

(الطلاق)

اسی سے علمائے کرام نے فقہ کا مشہور قاعدہ اخذ کیا ہے، جو کہ فقہ اسلامی اور شریعت اسلامیہ کا اہم ترین اصول شمار کیا جاتا ہے۔ وہ اصول یہ ہے کہ ”الضرر یزال“ نقصان کا زائل ہو گا۔

جی ہاں! بند گان الہی! نقصان کا زائل ہو گا، نقصان دینا قطعی منع ہے، اور نقصان لینا بھی منع ہے۔ جب کسی

معاملے میں یہ دونوں یا کوئی ایک نقصان موجود ہو تو اس کا زائل کرنا واجب ہے اور نقصان واقع ہونے سے پہلے اسے روکنا ضروری ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس پر عظیم از و ثواب کی بشارت دی

ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”راستے سے تکلیف دہ چیز (کا نا بھتر ہڈی وغیرہ) ہٹانا صدقہ ہے۔“ (متفق علیہ) یہ اجر و ثواب ہر تکلیف دہ چیز کو ہٹانے پر ہے، خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ اس کا نقصان ذاتی ہو یا دوسروں کو ہو۔ نبی کریم ﷺ نے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے تنگی تلوار لینے اور دینے سے منع فرمایا۔

یعنی تلوار کو نیام سے نکال کر لینے اور دینے سے روکا تا کہ کوئی شخص زخمی نہ ہو۔ ایک شخص مسجد نبوی سے تیر لے کر گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان کی نوکیں تھام لو۔“ (متفق علیہ)

آپ نے اسے تیروں کے سرے ڈھانپنے کا حکم دیا تا کہ کسی اہ گیر کو زخم نہ کریں۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کو لوہے کی کوئی چیز دکھائے (اسے ڈرائے دھکائے) تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔“ (مسلم)

برادر ابن اسلام انور فرمائیں! اللہ کے رسول ﷺ نے بے نیام تلوار لینے دینے اور مسلم بھائی کی طرف اسلحے

سے اشارہ کرنے سے منع کر دیا ہے تو پھر مسلمانوں کے ساتھ لڑنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ نہیں ناحق قتل کرنا، نہیں اذیت دینا، کمر و فریب، حسد و کینے، غیبت و چغلی، اشارے کنائے سے انہیں ذلیل کرنا، ہا ہی نفرت و دشمنی پالنا، دوسروں کے مال ہڑپ کرنا، ان کا دینی نقصان کرنا، ان کی عزت اور عقل کو نقصان پہنچانا کیسے درست ہو سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جامع کلمات عطا کیے تھے، آپ نے ان تمام صورتوں کو مختصر ترین الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ ”جس نے مسلمان کو نقصان پہنچایا، اللہ اسے نقصان دے گا جس نے مسلمان پر تنگی کی اللہ اس پر تنگی کرے گا۔“ (ابوداؤد و ترمذی) اس فرمان نبوی کا مطلب یہ ہے کہ ”جیسی کرنی ویسی بھرنی۔“

بند گان الہی! انسانی عقل کتنی بھی پختہ ہو جائے اور

ضرر سے مراد وہ نقصان یا تکلیف ہے جو اراد تادی جائے، اور ضرر سے مراد وہ نقصان ہے جو عمد ا کیا جائے۔ یہ نقصان ذاتی ہو یا کسی دوسرے کا، ہر دوسے منع کیا گیا ہے البتہ دوسروں کو نقصان دینا زیادہ بڑا جرم ہے اور بڑا گناہ ہے۔

وہ علم و معرفت کی جتنی مرضی منزلیں طے کر لے شریعت اسلامیہ کے اس عادلانہ، پختہ اور کامل قانون سے بڑھ کر قانون ہر گز نہیں بنا سکتی۔ کیونکہ انسانی عقل جتنی بھی بڑی ہو جائے وہ اللہ کے علم و حکمت کے سامنے چھوٹی ہی ہے۔ عقل و دانش اور غور و فکر کی قوت کتنی بھی وسیع ہو جائے وہ اللہ کے علم کے سامنے محدود اور تنگ ہی ہے۔ ارشادِ مبارکِ تعالیٰ ہے:

”کہو! اللہ کا رنگ اختیار کرو اس کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہو گا۔“ (البقرہ)

نیز فرمایا:

”(اگر یہ خدا کے قانون سے منہ موڑتے ہیں) تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔“ (المائدہ)

اللہ کا رنگ نقصان سے بچانے کے لیے بڑا واضح ہے، یہ ماضی حاضر اور مستقبل کے ہر نقصان سے روکتا ہے کیونکہ ضرر اور ضرر ارجہالت اور نافرمانی ہے جو انسانی

معاشرے کے افراد بخاندان و تمام لوگوں کو کامیابی سے روکتے ہیں۔ نقصان سے روکنا شریعت اسلامیہ کی ترجیحات میں سے ہے۔ مسلمان کو اذیت دینا وہ عظیم جرم ہے جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے۔ اذیت دینا بھی درحقیقت عمد ا نقصان پہنچانا اور بلا مقصد نقصان دینا ہی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

”اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے تصور اذیت دیتے ہیں انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔“

(الاحزاب)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کیلئے مسلمان کی عزت مال اور خون سبھی کچھ حرام ہے۔ تقویٰ دل میں ہے اور کسی شخص کے لیے اتنی برائی ہی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر جانے۔“

صحیحین میں یہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔“

بند گان الہی! اللہ کا تقویٰ اختیار

کرو، کیونکہ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے، اللہ اس کے ذاتی شر اور دوسروں کے شر سے بچا لیتا ہے، اور اسے ایسا علم سکھاتا ہے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا اور جسے اللہ علم سکھا دے وہ اس لائق ہے کہ وہ ضرر اور ضرر کو جان لے، اس کی معرفت کے بعد اس سے اپنا بچاؤ کر لے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

”کاتب اور گواہ کو ستایا جائے ایسا کرو گے تو گناہ کا ارتکاب کرو گے“ اللہ کے غضب سے بچو وہ تم کو صحیح طریق عمل کی تعلیم دیتا ہے اور اسے ہر چیز کا علم ہے۔“ (البقرہ)

دوسرے خطبہ:

حمد و ثناء کے بعد:

بند گان الہی! اللہ سے ڈرو اور خوب جان لو کہ ہمارے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روشن شریعت دی ہے، ہر خیر و بھلائی سے آگاہ کیا ہے، اور ہر برائی اور شر سے روکا ہے۔ کوئی بھی شخص پسند نہیں کرتا کہ اسے کوئی بھی شخص نقصان دے، خواہ اس کا رنگ اور نسل کچھ بھی ہو۔ اسی

طرح پیر لوگ بھی اپنے لیے نقصان پسند نہیں کرتے اسی لیے دوسروں کو نقصان دینا کمزور ایمان کی علامت ہے کیونکہ ایمان کا تقاضا ہے کہ دوسروں کا احترام کیا جائے اور ان کے حقوق کا احترام کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے کرتا ہے۔ (بخاری مسلم)

سیدنا ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بدکاری کرنے کی اجازت دیجئے۔ صحابہ کرام یہ سن کر اسے ڈانٹنے لگے اور اسے چپ کمرانے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نوجوان قریب ہو جا تو وہ آپ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تو پسند کرتا ہے کہ کوئی شخص تمہاری والدہ سے بدکاری کرے؟ وہ بولا: نہیں، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول ﷺ! میں یہ پسند نہیں کرتا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ بھی اپنی ماؤں کے ساتھ بدکاری پسند نہیں کرتے، کیا تم اپنی بیٹی کے لیے پسند کر کے؟“ وہ بولا: نہیں اے اللہ کے رسول، اللہ کی قسم! میں یہ پسند نہیں کرتا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لیے زنا برداشت نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا تم اسے اپنی بہن کے لیے پسند کر دو گے، وہ بولا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ کی قسم! میں یہ پسند نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور لوگ بھی اپنی بہنوں کے لیے بدکاری پسند نہیں کرتے، کیا تم اسے اپنی پھوپھی کے لیے گوارا کر دو گے؟“ اس نے جواب دیا: میرے والدین آپ ﷺ پر فدا ہوں، اللہ کی قسم! ہر گز نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسی طرح لوگ بھی اپنی پھوپھیوں کے لیے استغوار نہیں کرتے۔ کیا تم اسے اپنی خالہ کے لیے پسند کر دو گے؟“ اس نے پھر عرض کی: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، اللہ کی قسم! بالکل نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اپنی خالوں کے لیے پسند نہیں کرتے، پھر آپ نے اپنا دست مبارک اس کے سینے پر رکھا اور مائی! اے اللہ! اس کے گناہ معاف کر دے،

اس کا دل پاک کر دے اور اس کی شرم گاہ کی حفاظت فرما۔“ اس دعا کے بعد وہ نوجوان خوب سیرت بن گیا اور وہ کسی کی طرف نگاہ نہ کر بھی نہیں دیکھتا۔“

ہاں ہاں! اسلام کی نرمی اور عدل کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ نقصان کو اس کی مثل سے دور نہیں کرتا۔ اس سے زیادہ نقصان کر کے ختم کرتا ہے۔ برائی کو برائی سے یا اس سے بڑی برائی سے ختم نہیں کرتا۔ جب کسی معاملے میں دو برائیاں ٹکرائیں تو اسلام بڑی برائی ختم کرنے کے لیے چھوٹی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یہ کامل حکم، عدل اور منطقی ہے۔ جس طرح دو فائدوں میں سے اعلیٰ کا حصول ضروری ہے اسی طرح بڑے نقصان کو دور کرنا بھی ضروری ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ قاتل کو قصاص میں مارا جاتا ہے، زانی کو رجم یا کوڑے مارے جاتے ہیں چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور شرابی کو کوڑے لگتے ہیں۔ یہ سارے نقصانات مجرم کو دیئے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کی عزت، جان، عقل اور مال کو بڑے بڑے نقصانات سے بچایا جاسکے۔

اے اللہ! پریشان حال مسلمانوں کو نجات عطا فرما دیکھو کہ وہ کھدو در فرما۔ مقررہ قرض واداکر دے۔ ہمارے اور مسلمانوں کے مریضوں کو شفا یاب فرما۔ اے رحم لراحمین!



رجب کی حرمت

بنت کا دن چمکتا دن ہے۔“ (تنبی، مشکوٰۃ)

اس حدیث مبارکہ میں رجب میں ہی استقبال رمضان کا اشارہ بھی ملتا ہے، ”اور ہمیں رمضان تک پہنچا“ کا مطلب یہ ہے کہ

”اے اللہ! ہمیں یہ سعادت بخش کہ پورا رمضان پائیں اور رمضان کے تمام دنوں میں ہمیں روزے رکھنے اور نماز تراویح پڑھنے کی توفیق ہو۔“

رجب کے حوالہ سے احادیث مبارکہ میں دور حاضر کی مروجہ بہت سی روایات کا کوئی ذکر نہیں ملتا اور بعض ایسی رسومات جو کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں جن کا دین میں دور رسالت کے بعد اضافہ کیا گیا وہ کسی بھی طرح درست نہیں اور مخصوص ایام میں متعین روزوں یا رات میں قیام

بارے بھی کوئی صحیح حدیث وارد نہیں۔ اس حوالہ سے حافظ ابن حجر لبتین العجب بما ورد فی فضل رجب! میں بھی تفصیلی ذکر کرتے ہوئے یہ امر بیان کرتے ہیں۔ امام شوکانی نے علی بن ابراہیم العطار سے نقل کیا ہے کہ رجب میں روزوں کی فضیلت بارے میں سومر تہ آئے انگری اور سومر تہ سورۃ اخلاص پڑھنے والی حدیث بھی مستند نہیں، اس حوالہ سے ابن الجوزی بھی الموضوعات، ۲/۳۳۵ میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

دور حاضر میں منبر و محراب پر اور قلم و قراطاس کے ذریعے متذکرہ بالا احادیث اور اسی پیرائے میں دیگر من گھڑت روایات بھی پورے زور و شور کے ساتھ بیان کی جاتی ہیں جن میں بہت سی بدعات شامل ہیں، جب کہ اسی گھمبیر صورتحال بارے میں خود رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے تو وہ یقین کر لے کہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“ (بخاری)

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں اندازہ ہو جانا چاہیے کہ رجب یا دیگر مہینوں کے متعلق کسی بھی موقع پر یا مناقب کے سلسلہ میں غیر مستند حدیث بیان کرنے سے گریز کرنا چاہیے کیوں کہ اس طرح ہم دین میں بدعات کو شامل کر کے خود اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا رہے ہوتے ہیں جس کی ہمیں خود خبر نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان بدعات سے پرہیز کی توفیق عطا فرمائے (آمین)



توسیع اشاعت اہل حدیث

○ جناب مولانا دلدار عاجز امیر ضلع خوشاب مورخہ ۱۵ اپریل ۲۰۱۷ء کو مفت روزہ اہل حدیث کے دفتر تشریف لائے اور ۶ رسالے جاری کروائے۔ مزید توسیع اشاعت کا وعدہ کیا۔ ادارہ ان کی تحسین کرتا ہے۔ (ادارہ)

خطبہ جمعۃ المبارک

○ ۱۴ اپریل ۲۰۱۷ء کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد مبارک اہل حدیث بھائی پھیرو میں مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔ احباب جماعت بروقت پہنچ کر ثواب دارین حاصل کریں۔
الدرعی ناظم جامع مسجد مبارک اہل حدیث بھائی پھیرو

جناب مولانا امیر افضل اعوان

شریعت کے
آئینہ میں

رجب کی حرمت

تقویم کے لحاظ سے شمس قمری سال میں واضح فرق موجود ہے جو کہ روزہ و حج جیسی عبادت کی سہولت کے لئے ہی رکھا گیا تاکہ گرم علاقوں کے رہائشی افراد کو ہمیشہ سخت موسم کے روزے نہ رکھنے پڑیں۔ حرمت والے چار مہینوں میں رجب بارہ مہینوں کی ترتیب میں ساتویں نمبر پر آتا ہے۔ رجب اسم مشتق ہے اور ہمیشہ مذکر ہی استعمال ہوتا ہے یہ لفظ ”ترجیب“ سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ”تعلیم کرنا“ ہے۔ رجب کی تکریم کے حوالہ سے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”بلاشبہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد جب سے

اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کتاب الہی میں بارہ ہی ہے (اور) ان میں سے چار (مہینے) حرمت کے درمیان یہ وہ مہینے ہیں کہ جس میں انسان کے افعال خداوند قدوس کے ہاں اٹھائے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو جس وقت میرا روزہ ہو۔“ (سنن نسائی)

(حرمت کے مہینوں) میں (جنگ و خونریزی کر کے) اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو، اور تمام مشرکین سے (بلا استثناء) جنگ کرو جس طرح وہ تم سب سے (بلا استثناء) جنگ کرتے ہیں اور یہ جان رکھو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔“ (التوبہ)

قمری تقویم کے حوالہ سے چار مہینوں کی مسلمہ حرمت بارے متعدد روایات موجود ہیں، رجب المرجب بھی ان چار حرمت والے مہینوں میں شامل ہے جو قبل از اسلام بھی مکرم و محترم تھا اور اسلام نے بھی اسے تعلیم و تکریم کے درجہ پر فائز کیا۔ جس طرح نماز ادا کرنے کے لئے مقررہ اوقات کی اہمیت ہے اسی طرح حج اور روزہ جیسی عبادات بھی مخصوص ایام میں ادا کی جاتی ہیں۔ بصورت شرعی عذر روزوں کی قضا کی اجازت دی گئی ہے مگر حج کے سلسلہ میں ایسی کوئی رعایت میسر نہیں، بنیادی طور پر سال بارہ مہینوں پر مشتمل ہے۔

عرب قبل از اسلام بھی قمری سال کے ان چار ماہ کی تعلیم کیا کرتے تھے اور اس دوران قتال و جدال اور لڑائی کرنا حرام سمجھا جاتا تھا۔ ان مہینوں میں محرم، ذوالقعدہ اور ذی الحجہ کے مہینے حج کے لئے جب کہ رجب کا مہینہ عمرہ کے لئے مخصوص تھا، اسلام نے ان مہینوں کی تعلیم کو برقرار رکھا۔ ان ایام میں اگرچہ لڑائی، جھگڑا یا قتال حرام سمجھا جاتا تھا مگر عرب اپنی ضرورت کے مطابق ان مہینوں میں بھی اپنے بد اعمال جاری رکھتے اور سال کے چار حرمت والے مہینوں کی کتنی کسی دوسرے مہینے کے حساب سے پوری کر لیا کرتے تھے، اسی لئے قرآن کریم

”یہ وہ مہینے ہیں کہ جس کی برکت (اور عظمت) سے لوگ غافل ہیں ماہ رجب اور ماہ رمضان کے دوسرے ماہ میں اس طریقہ سے (یعنی پابندی سے) روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھتا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کی برکت (اور عظمت) سے لوگ غافل ہیں ماہ رجب اور ماہ رمضان کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں انسان کے اعمال خداوند قدوس کے ہاں اٹھائے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو جس وقت میرا روزہ ہو۔“ (سنن نسائی)

میں بھی ان کے اس عمل کو سخت ناپسند کیا گیا۔ رجب کے حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے سیدنا ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دیکھو! زمانہ پھر اسی نقشہ پر آگیا جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا۔ ایک سال بارہ مہینہ کا ہوتا ہے ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں جن میں تین مہینے مسلسل ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور ایک رجب کا مہینہ ہے جو کہ جمادی الآخر اور ماہ شعبان کے درمیان آتا ہے۔“ (صحیح بخاری)

رجب کی حرمت یا احترام کے حوالہ سے متعدد احادیث موجود ہیں مگر قبل از اسلام بھی جہالت کی بے پناہ رسوم موجود تھیں جن کا تسلسل آج بھی برقرار نظر آتا ہے۔ اسلام سے قبل ماہ رجب میں قربانی کی جاتی تھی اس حوالہ سے فرغ اور عتیرہ کا بیان ملتا ہے۔ فرغ اونٹنی کا

پہلا بچہ ہوتا ہے جسے عرب بتوں کے نام پر ذبح کرتے اور خود کھا لیتے تھے جب کہ اس کی کھال درخت سے لٹکا دی جاتی تھی۔ عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ جو رجب کے پہلے عشرہ کے لئے مخصوص تھا، اسلام نے جہاں دور جہالت کے دیگر رسوم و رواج منسوخ کئے وہیں فرغ اور عتیرہ کے حوالہ سے بھی ممانعت کی گئی۔ اس باب میں ایک حدیث پاک میں آتا ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اسلام میں) نہ عتیرہ ہے اور نہ فرغ۔“ (سنن ابوداؤد)

رجب میں معراج کے حوالہ سے بھی روایت ملتی ہے آپ ﷺ اس مقدس مہینے میں روزوں کا بھی اہتمام فرمایا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے استفسار پر آپ ﷺ نے اس کی توجیہ بھی بیان کی۔ احادیث مبارکہ میں اس حوالہ سے منقول ہے سیدنا اسلمہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے رسول!

میں آپ کو ماہ شعبان کے علاوہ کسی دوسرے ماہ میں اس طریقہ سے (یعنی پابندی سے) روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھتا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کی برکت (اور عظمت) سے لوگ غافل ہیں ماہ رجب اور ماہ رمضان کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں انسان کے اعمال خداوند قدوس کے ہاں اٹھائے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو جس وقت میرا روزہ ہو۔“ (سنن نسائی)

رسول کریم ﷺ ماہ رجب میں نہ صرف روزوں کا اہتمام فرمایا کرتے بلکہ عبادات کی کثرت کے ساتھ ساتھ دعا کا بھی خصوصی اہتمام کیا جاتا تھا۔ اس باب میں ایک حدیث پاک میں مرقوم ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”جب رجب کا مہینہ آتا تو سر تا تن دو عالم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ ”اے اللہ! رجب اور شعبان کے مہینے (کی ہماری اطاعت و عبادات) میں ہمیں برکت دے اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔“ نیز سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ”جمعہ کی رات روشن رات ہے اور

وفاداری اعلیٰ کردار کی نشانی

جناب مولانا عبدالمکمل مجاہد

تحریر

مصر کے مشہور مفکر اور شاعر احمد شوقی کا بڑا مشہور شعر ہے جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ ”تو میں اچھے اخلاق کے باعث ہی زندہ رہتی ہیں، مگر جب عمدہ اخلاق ان سے رخصت ہو جاتے ہیں تو تو میں مٹ جایا کرتی ہیں۔“ اسی طرح عربی کا معروف مقولہ ہے: [الْأَخْلَاقُ هِيَ عُنْوَانُ الشُّعُوبِ] ”یعنی قومیں اپنے اخلاق ہی سے پہچانی جاتی ہیں۔“

عربوں میں مہلب نام کی ایک بڑی شخصیت پیدا ہوئی۔ ان کا بھی اخلاق کے حوالے سے بڑا عمدہ تصور ہے۔ وہ کہتے ہیں: ”شریف آدمی کا مختصر ترین اخلاق یہ

ہے کہ وہ اپنا راز کسی پر ظاہر نہ کرے اور اعلیٰ ترین اخلاق یہ ہے کہ جو راز اسے بتایا جائے وہ اس کی حفاظت کرے۔“ عربوں میں اخلاق کی اعلیٰ قدریں پائی جاتی تھیں۔ ان میں حلم اور بردباری سب

سے زیادہ تھی۔ یہ لوگ وفا کے کچے تھے۔ عربوں میں احنف بن قیس بردباری اور تحمل میں معروف تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی وفات کے چالیس سال بعد تک اس کی قوم بنو تميم اپنے سردار کی ان خوبیوں سے متصف رہی۔

نعمان بن منذر حیرہ (عراق) کا حاکم تھا۔ اس نے 582 سے 609ء تک بڑے شان و شوکت سے حکومت کی۔ بادشاہوں کی عادت ہے کہ وہ شکار کے لیے بڑے خطرہ راق سے نکلتے ہیں۔ ایک مرتبہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ شکار کے لیے نکلا، اسے ایک جنگلی گدھا نظر آیا اور اس نے اپنا گھوڑا اس کے پیچھے ڈال دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ اپنے لشکر سے جدا ہو چلا گیا۔ اس دوران موسم تبدیل ہو گیا، بادل جموں کر آئے اور بارش شروع ہو گئی۔ بجلی بھی بار بار چمک رہی تھی۔ شام ہونے کو آ گئی۔ اس کا خیال تھا کہ اس کے سپاہی جلد ہی اس کو تلاش کر لیں گے، مگر وہ تو ان سے کوسوں دور آگے نکل چکا تھا۔ اس نے پناہ گاہ کی

تلاش شروع کر دی۔ اسے ایک چھوٹا سا گھرا اور اس کے ساتھ خیمہ نظر آیا۔ قریب پہنچا تو اس نے زور سے آواز دی کہ کیا کوئی ہے؟ اندر سے بنو طے کا ایک شخص باہر نکلا یہ اپنی بیوی کے ساتھ اس گھر میں رہتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک شخص چھوڑے پر سوار کھڑا مدد کا طلب گار ہے۔ اس کے کپڑے بارش میں بھیگ چکے ہیں شکل و صورت سے وہ بڑا معزز آدمی لگ رہا تھا۔ گھڑ سوار نے کہا: کیا آج رات رہنے اور بارش سے بچاؤ کے لیے مجھے جگہ مل سکتی ہے؟ بنو طے کے اس آدمی کا نام حظلہ تھا۔ اس نے اس اجنبی شخص کو خوش آمدید کہا، گھوڑے سے اترنے میں مدد

عربوں میں اخلاق کی اعلیٰ قدریں پائی جاتی تھیں۔ ان میں حلم اور بردباری سب سے زیادہ تھی۔ یہ لوگ وفا کے کچے تھے۔ عربوں میں احنف بن قیس بردباری اور تحمل میں معروف تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی وفات کے چالیس سال بعد تک اس کی قوم بنو تميم اپنے سردار کی ان خوبیوں سے متصف رہی۔

دی۔ گھر کے اندر لے آیا۔ مہمان کے گیلے کپڑے اتارنے میں مدد کی، خشک کپڑے پہنائے اور دوسرے کمرے میں بیوی کے پاس چلا گیا۔

بیوی سے کہا کہ کوئی بڑا آدمی لگتا ہے۔ اس کی خوب عزت و تکریم کرنی چاہیے۔ گھر میں تھوڑے سے ”ہو“ موجود تھے جو حظلہ کی بیوی نے کسی خاص وقت کے لیے سنبھال کر رکھے ہوئے تھے۔ گھر میں دودھ دینے والی ایک ہی بکری تھی۔ دونوں نے فیصلہ کیا کہ بکری کو ذبح کر دیا جائے، ادھر حظلہ کی بیوی نے جلدی سے ہو پيسے اور روٹی پکانے لگ گئی۔ حظلہ نے بکری کا دودھ دوہا اور پھر اسے ذبح کر دیا۔ اس نے مہمان کو دودھ پلایا، اسی دوران اس کی بیوی نے روٹیاں اور گوشت پکا لیا۔ نعمان صبح سے بھوکا تھا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ اس کے میزبان نے گھر کی اکلوتی بکری اس کے لیے ذبح کر دی ہے۔ اس نے خوب مزے سے کھانا تناول کیا اور رات بڑے پرسکون انداز

میں گزاری۔ صبح ہوئی تو مکان کے باہر فوج کی نقل و حرکت کی آوازیں آرہی تھیں۔ رات کو حظلہ کی بیوی نے نعمان کے لباس کو آگ پر خشک کر دیا تھا۔ اسی دوران اس کے لشکر کے آدمی بھی پہنچ گئے تھے۔ نعمان نے اپنا لباس پہنا تو حظلہ کو بھی اندازہ ہو گیا کہ یہ شخص کوئی عام آدمی نہیں۔

نعمان جانے لگا تو اس نے کہا: بنو طے کے نوجوان! مانگو کیا مانگتے ہو؟ حیرہ کا بادشاہ نعمان بن منذر ہوں کبھی ضرورت ہو تو ہمارے پاس بے دھڑک چلے آتا۔ نعمان بن منذر کے اخلاق حسن تدبیر اور وفاء کی شعراء نے تعریف کی ہیں۔ مشہور شعراء نابضہ سیدنا حسان بن ثابت اور حاتم طائی جیسی شخصیات نے اس کی تعریف میں اشعار کہے اور اس کے اخلاق کی خوب تعریف کی۔ نعمان بن منذر ہجرت نبوی ﷺ سے آٹھ سال پہلے وفات پا جاتا ہے۔

نعمان کی خوبیاں اپنی جگہ مگر اس میں کئی ایک خامیاں بھی تھیں۔ اس نے سال میں ایک دن ایسا مقرر کر رکھا تھا کہ اس روز جو بھی اجنبی اسے ملتا اسے قتل کر دیتا۔ لوگ اس روز اس سے دور رہتے۔ انہیں معلوم تھا کہ انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اسی طرح اس نے سال میں ایک دن ایسا بھی مقرر کر رکھا

تھا کہ اس روز اسے جو بھی ملتا اسے مال و دولت سے خوب نوازتا اور اس کی ہر قسم کی خواہش پوری کرتا۔

حظلہ طائی نے نعمان کے ساتھ جو نیکی کی تھی وہ اسے بھولی نہیں تھی۔ دن بدلتے دیر نہیں لگتی، حظلہ کے جانور مر گئے۔ مالی حالت تپتی ہوئی چلی گئی۔ کھانے کے لیے کچھ نہ رہا۔ ایک دن اس کی بیوی کہنے لگی: تمہیں یاد ہے کہ ہمارے گھر حیرہ کا بادشاہ آیا تھا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ اس سے مالی مدد طلب کی جائے۔

حظلہ اپنی بیوی کو ساتھ لیے ہوئے جب حیرہ کے محلات کے پاس پہنچا تو نعمان بن منذر محل کے باہر کھڑا تھا۔ یہ وہ دن تھا جب وہ کسی بھی اجنبی کو دیکھ کر اسے قتل کروا دیتا تھا۔ حظلہ کو اس دن کے بارے میں معلوم نہ تھا مگر تقدیر کو کون ٹال سکتا ہے۔ حظلہ جب محل کے قریب پہنچا تو نعمان نے اسے پہچان لیا۔ کہنے لگا: تم وہی ہو جس کے پاس میں نے رات گزاری تھی۔ حظلہ کہنے لگا:

اس نے قتل کرنے والی اپنی بری عادت کو ہمیشہ کے لیے چھوڑنے کا اعلان کر دیا۔

قارئین کرام! وفاء کی اسلام میں بہت اہمیت ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ اس کائنات میں سب سے زیادہ وفا کرنے والے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے سیدہ خدیجہ بنت خویلدؓ سے مکہ مکرمہ میں شادی کی۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک پچیس سال تھی۔ جبکہ سیدہ کی عمر چالیس سال تھی۔ اللہ کے رسول ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والی یہی عظیم خاتون تھیں۔ غار حراء میں وحی نازل ہوئی تو اللہ کے رسول ﷺ گھر تشریف لائے۔ وحی کا نازل ہونا غیر معمولی واقعہ تھا۔ گھبراہٹ فطرتی امر تھا مگر سیدہ نے جن الفاظ سے آپ ﷺ کو تسلی دی وہ سونے کے پانی سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ آپ ﷺ کی صفات بیان کیں اور کہا: آپ جیسی عمدہ صفات رکھنے والے کو اللہ ہمیشہ عزت عطا فرماتے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے سیدہ خدیجہؓ کی مالی اور جانی قربانیوں کا صلہ اس طرح دیا کہ آپ ﷺ نے ان کی زندگی میں اور کوئی شادی نہیں کی۔ سیدہ خدیجہؓ کی وفات کے بعد بھی آپ ﷺ انہیں کبھی نہیں بھولے۔ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: جب لوگوں

نے مجھے جھٹلایا خدیجہ نے میری تصدیق کی۔ میری ساری اولاد بھی اسی سے ہے۔ سیدہ کے ساتھ محبت کا یہ عالم تھا کہ ان کی ایک بات یاد رکھتے تھے۔ وہ حلیاتی پھرتی کیسے تھیں؟ حتیٰ کہ ان کا اجازت لینے کا انداز تک یاد رہا۔ ایک مرتبہ سیدہ خدیجہؓ کی بہن سیدہ ہالہ مدینہ شریف میں آپ ﷺ کے گھر ملاقات کے لیے آتی ہیں۔ دروازے پر کھڑی اللہ کے رسول ﷺ سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہی ہیں۔ ان کا اجازت طلب کرنے کا انداز بالکل وہی تھا جو ان کی بہن سیدہ خدیجہؓ کا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ کو بے اختیار خدیجہ یاد آ گئیں۔ ان کا اجازت لینے کا انداز بالکل ہالہ جیسا تھا۔ ہالہ سیدہ کی سگی بہن تھیں اس لیے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: [اللَّهُمَّ هَالِكَةً] ”اللہ کرے یہ ہالہ ہی ہو۔“ آپ نے سیدہ خدیجہ سے وفا کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ان کی بہن کی خوب عزت و تکریم فرمائی اور ان کی عمدہ مہمان

وقت گزرتے جتا بھی نہ چلا کہ سال پورا ہونے کو آگیا، مگر طائی نو جوان واپس نہ آیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کے ضامن کو پکڑ کر لایا جائے۔ چنانچہ قراود بن اجدع کو گرفتار کر کے بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ بادشاہ نے اسے کہا: دیکھو! سال پورا ہونے میں ایک دو دن باقی رہ گئے ہیں اگر وہ طائی واپس نہ آیا تو قتل ہونے کی تیاری کر لو۔

قراود کہنے لگا: بادشاہ سلامت! آپ دو دن گزرنے دیں! اگر واقعی وہ طائی نہ آیا تو مجھے قتل کر دیجیے گا۔ ایک دن باقی رہ گیا، مگر طائی نہ آیا۔ آخری دن کا سورج غروب ہونے والا تھا۔ بادشاہ کے حکم پر اس کلبی کے ہاتھوں کو باندھ دیا گیا۔ لوگ اس کی طرف رحم بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ انہیں دور سے گراڑتی نظر آئی۔ لوگوں کی نظریں اس آنے والے شخص کی طرف مبذول ہو گئیں۔ گرد و غبار کم ہوا تو دیکھا کہ حظلہ طائی ان کی آنکھوں کے سامنے کھڑا ہے۔ بلاشبہ اس شخص نے اپنا

اللہ کے رسول ﷺ کو بے اختیار خدیجہ یاد آ گئیں۔ ان کا اجازت لینے کا انداز بالکل ہالہ جیسا تھا۔ ہالہ سیدہ کی سگی بہن تھیں اس لیے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ کرے یہ ہالہ ہی ہو۔“ آپ نے سیدہ خدیجہ سے وفا کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ان کی بہن کی خوب عزت و تکریم فرمائی۔

وعدہ پورا کر دیا تھا۔ وفا کی اعلیٰ مثال قائم کر دی تھی۔ اس کی آمد نے قراود کو بھی موت سے نجات دلا دی۔ تمام لوگ اس کے وعدہ پورا کرنے اور وفاداری کا مظاہرہ کرنے پر حیران تھے۔ خود نعمان بھی کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ نعمان نے حظلہ طائی سے پوچھا: تمہیں معلوم تھا کہ تمہیں آتے ہی قتل کر دیا جائے گا، مگر اس کے باوجود تم آ گئے؟ طائی نے جواب دیا: جی ہاں! مجھے اچھی طرح معلوم تھا، مگر وعدے کی پاسداری اور وفا کے تقاضے یہی تھے۔ جو مجھے پورے کرنا تھے۔ وعدہ کرنے کے باوجود میں نہ آتا یہ کیسے ممکن تھا؟! نعمان نے اپنے سر کو جھکا دیا تھوڑا سا غور کیا کہ دنیا میں اس قسم کے لوگ بھی موجود ہیں جو وفاء کی شاندار مثال قائم کر دیتے ہیں۔ جہوم کی نظریں نعمان پر تھیں وہ منظر تھے کہ بادشاہ کیا فیصلہ کرتا ہے۔

نعمان نے کہا: جاؤ حظلہ! میں نے تمہاری وفاء سے متاثر ہو کر تمہیں معاف کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی

ہاں میں وہی ہوں۔ نعمان نے کہا: تم آج کیوں آئے ہو؟ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ آج کے دن جو بھی میرے پاس آتا ہے میں اسے قتل کر دیتا ہوں۔ مجھے تمہارے ساتھ خوب ہمدردی ہے مگر میں اپنے اصولوں کو پورا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ طائی کہنے لگا: مجھے کیا معلوم تھا کہ آج کا دن بڑا منحوس دن ہے۔

نعمان کہنے لگا: دیکھو! تمہاری بات درست ہے، مگر میرا فیصلہ اٹل ہے میں نے تمہیں اب قتل تو کرنا ہی ہے۔ کوئی خواہش ہو تو بتاؤ میں اسے پورا کروں گا۔ طائی کہنے لگا: جب میں نے قتل ہو ہی جانا ہے تو پھر مجھے مال و دولت سے کیا غرض؟ ہاں ایسا کرو کہ تم مجھے جو کچھ دینا چاہتے ہو وہ دے دو۔ ساتھ ہی سال بھر کی مہلت دو تاکہ میں اپنے اہل و عیال تک اس دولت کو پہنچا سکوں اور ساتھ ہی چند روز سکھ اور آرام کی زندگی گزار سکوں۔

نعمان کہنے لگا: تمہاری بات مجھے منظور ہے، مگر اس کے لیے تمہیں کسی ضامنی کا بندوبست کرنا ہو گا کہ اگر تم واپس نہ آئے تو تمہاری جگہ اسے قتل کر سکوں۔ حظلہ طائی نے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔ بادشاہ کے مصاحبین میں اسے ایک معقول شخص نظر آیا، اس سے کہنے لگا: کیا تم میری ضمانت دو گے؟ اس نے معذرت کر لی۔

اسی دوران قبیلہ بنو کلب کا قراود بن اجدع آگے بڑھا اور نعمان سے کہنے لگا: بادشاہ سلامت! میں اس شخص کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں اس کا قیل ہوں! اگر یہ سال بھر میں واپس نہ آیا تو بے شک مجھے قتل کر دیجیے گا۔ قراود کا شمار دور جاہلیت کے قادر الکلام مشہور عرب شعراء میں بھی ہوتا ہے۔

قارئین کرام! بنو کلب عرب کا بڑا مشہور قبیلہ ہے یہ لوگ بڑے جنگجو اور بہادر تھے۔ ان کا علاقہ سعودی عرب کے شمال میں دومتہ الجندل کے قرب و جوار میں بنتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے آزاد کردہ غلام سیدنا زید بن حارثہ کا تعلق بھی بنو کلب سے تھا، نعمان نے قراود کی ضمانت قبول کر لی۔

حیرہ کے بادشاہ نے ایک رات کی خدمت کا بدلہ پانچ سو اونٹوں کی صورت میں دیا۔ حظلہ نے اپنی بیوی اور پانچ سو اونٹوں کو ہمراہ لیا اور اپنے خاندان کی طرف چل دیا۔

نوازی کی۔

آئیے! ایک اور منظر دیکھتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ کے ہمراہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ان کے غلام عامر بن نبیرہ اور اس قافلے کے گائیڈ عبداللہ بن اریقہ تھے۔ یہ قافلہ جب بنو مدلج کے علاقے قدید سے گزر رہا تھا تو اسے بنو مدلج کے بدوسر اسراقہ بن مالک نے روکنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ لہٰذا قافلہ کا یہ بدو بہت بڑا شہسوار تھا۔ اسے قریش کے اعلان کی خبر مل چکی تھی کہ جو شخص (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ کو زندہ یا مردہ حالت میں پکڑ کر لائے گا اسے سوا دونوں کا انعام ملے گا۔ اسراقہ انعام کے لالچ میں پھنسا کر رہ گیا۔ اس نے فال بھی نکالی جس کا نتیجہ اس کی خواہش کے برعکس نکلا۔ فال کے مطابق قافلے کے پیچھے جانے میں اسے کوئی فائدہ نہ تھا، مگر اسے تو سوا دونوں کے انعام کی ہوس نے اندھا کر دیا تھا۔ اس نے فال کو نظر انداز کر دیا۔ ادھر اللہ کے رسول کی زبان اقدس سے نکلا: **اَللّٰهُمَّ اَكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ** ”اے اللہ! تو جیسے چاہے ہمیں اس سے بچالے۔“ ادھر اللہ کے رسول ﷺ کی زبان سے یہ کلمات نکلے، ادھر اسراقہ کے گھوڑے کے اگلے دونوں پاؤں سخت زمین میں ڈھنس گئے اور وہ لڑکھڑا کر گر پڑا۔ اس نے متعدد مرتبہ پیچھا کرنے کی کوشش کی، مگر ناکام رہا۔ اب اس کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جو بھی اس قافلے کا پیچھا کرے گا، برباد و ہلاک ہو جائے گا۔ اس کو یقین ہو گیا کہ محمد (ﷺ) غالب ہو کر رہیں گے۔

اسراقہ امان کا طلب گار ہوا، جو اسے دے دی گئی۔ اسراقہ نے کہا: ”میرے لیے پروانہ امن لکھ دیجیے جو میرے اور آپ کے درمیان نشانی کے طور پر رہے گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن نبیرہ کو حکم دیا کہ اسراقہ کو امان نامہ لکھ دو۔ اسراقہ نے اللہ کے رسول ﷺ کو قریش کے عزائم اور سوا دونوں کے انعام کے بارے میں آگاہ کیا۔ آپ ﷺ کو زاویرہ اور ساز و سامان کی پیشکش کی، مگر آپ ﷺ نے کسی بھی قسم کا سامان لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا: ”بس ہمارے بارے میں راز داری سے کام لینا۔“ اسراقہ نے یہ امان نامہ سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ اللہ

کے رسول ﷺ غزوہ حنین کے موقع پر ہرانہ میں قیام فرما تھے۔ انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت اللہ کے رسول ﷺ کا پہرہ دے رہی تھی؛ تاکہ اجازت کے بغیر کوئی آگے نہ جاسکے۔ بنو مدلج کا یہ بدوسر دار تمام رکاوٹوں کو عبور کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے روکنے لگے: **اِلَيْكَ، اِلَيْكَ، مَاذَا تُرِيدُ** ”ارے، ارے! کہاں جاتے ہو، کیا چاہتے ہو؟“ اسراقہ کی یہ شان ہے کہ اس نے وہی امان نامہ اپنی جیب سے نکالا۔ ادھر اللہ کے رسول ﷺ بھی اس کی آواز سن رہے تھے۔ اس نے اپنی دونوں انگلیوں میں اس دستاویز کو بلند کیا اور قدرے اونچی آواز میں کہنے لگا: ”یا رسول اللہ! میں ہوں اسراقہ بن مالک بن جشم اور یہ رہی میری دستاویز۔“ اللہ کے رسول ﷺ نے اسراقہ کی طرف دیکھا، آپ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ وہ وقت یاد آگیا جب قدید کے علاقے میں اس بدو نے ان کا پیچھا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **لَهَذَا يَوْمٌ وَفَاءٌ وَبِرٌّ** ”آج وفائے جانے، نیکی اور احسان کرنے کا دن ہے۔“ اسے میرے قریب آنے دو۔ اسراقہ! اللہ کے رسول ﷺ کے قریب ہوا۔ آپ کو سلام کیا اور اسلام قبول کر لیا اور صحابی ہونے کا شرف حاصل کر لیا۔ اسراقہ نے اللہ کے رسول ﷺ سے ایک سوال کیا: اللہ کے رسول! میں اپنے اونٹوں کے لیے حوضوں میں پانی بھرتا ہوں۔ میرے اونٹوں کے علاوہ دیگر لوگوں کے اونٹ بھی وہاں آجاتے ہیں۔ اگر میں ان کو بھی پانی پلاؤں تو کیا میرے لیے اجر ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: **لَفِي كُلِّ ذَاتٍ كَيْدٍ رَطْبَةٌ اَجْرٌ** ”ہر جاندار چیز کے ساتھ بھلائی کرنے میں اجر و ثواب ہے۔“

بقیہ علامہ احسان الہی..... بے مثال لیڈر

لیے عصر حاضر میں نفاذ اسلام کی جدوجہد کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ علامہ کی شخصیت میں قائدانہ اوصاف جمع تھے۔ آپ ایک با کردار سیاستدان اور بے داغ شخصیت کے مالک عظیم لیڈر تھے۔ علامہ صاحب کی جدوجہد اور افکار یہ وہ موضوعات ہیں جن پر لکھا جانا اور بولا جانا چاہیے۔ ان کی سوانح محض ایک عالم اور خطیب کی سوانح نہیں بلکہ ایک لیڈر اور اسلامی انقلاب کے ایک مجاہد

کی سوانح ہے۔ ایک ایسا لیڈر جس نے سوئی ہوئی قوم کو بیدار کیا اور جس نے بلند مقاصد سے آشنا کر کے قوم کے لوگوں کو گھروں سے نکال کر میدان میں لا کھڑا کیا۔ علامہ ظہیرؒ کی جرأت مندانہ قیادت نے ان کی جماعت کے لوگوں کو بھی بے باک بنادیا تھا۔ ضیاء امریت کے خلاف کوئی سیاسی و مذہبی جماعت جمعیت الہدیٰ سے زیادہ سرگرم نظر نہیں آتی۔ ۸۶-۸۷ میں پنجاب کے تمام بڑے شہروں کی معروف جلسہ گاہیں علامہ ظہیرؒ کے کارکنان کے آمریت کے خلاف نعروں سے گونج اٹھیں۔ اقتدار کے ایوانوں میں جمعیت الہدیٰ کے قدموں کی چاپ سنائی دینے لگی تھی۔ ظاہر ہے یہ صورتحال پاکستان کے عوام کا خون نچوڑنے والے اقتدار مافیہ کو قطعی گوارہ نہیں تھی اور ساتھ ہی اس مذہبی استحصالی طبقے کے لیے بھی یہ صورتحال قابل قبول نہ تھی جو فرقہ وارانہ تعصبات کی آڑ میں اپنی قیادت و سیادت چمکاتے ہیں لہٰذا علامہ ظہیرؒ کو راستے سے ہٹا دیا گیا۔ یہ قتل کس نے کیا اس میں ابہام ہے لیکن یہ قتل کیوں کیا اس میں کوئی ابہام نہیں۔ قاتل تو تین ملک کے معصوم عوام کو قرآن و سنت والے خالص اسلام سے محروم رکھنا چاہتی تھیں اور اس ملک کو نفاذ اسلام کی منزل سے دور رکھنا چاہتی تھیں۔ علامہ ظہیرؒ کا سفر آخرت بھی ان کی زندگی کی طرح قابل رشک تھا۔ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو مینار پاکستان کے قریب قلعہ چمکن سنگھ کے مقام پر سیرت النبی ﷺ کے جلسے میں صدارتی خطاب فرما رہے تھے کہ بم دھماکے میں شدید زخمی ہو گئے جبکہ آپ کے دست راست مولانا حمید الرحمن یزدانی اور دیگر علماء و رہنماء شہید ہوئے۔ تقریباً ایک ہفتے تک علامہ ظہیرؒ موت و زندگی کی کشمکش میں رہے۔ سعودی حکومت علامہ ظہیرؒ کو خصوصی طیارے میں سعودی عرب لے گئی جہاں دارالحکومت ریاض کے ملٹری ہسپتال کے ڈاکٹرز نے جان بچانے کی بھرپور کوشش کی تاہم اللہ کی مرضی کے آگے سب بے بس ہوئے۔ علامہ ظہیرؒ کی نماز جنازہ مسجد نبویؐ میں ادا کی گئی اور اس کے بعد بقیع میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پہلو میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا



علامہ احسان الہی ظہیرؒ شہیدؒ کی شہادت کو ۲۸ سال کا عرصہ بیت گیا ہے لیکن لاکھوں دلوں اور دماغوں میں آج بھی انکی یاد تازہ ہے۔ کتنے ہی لوگ آج بھی موجود ہیں کہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو پیش آنے والا سانحہ قلعہ پچمن سنگھ کا تذکرہ جتنکے چہرے کو آنسوؤں سے تر کر دیتا ہے۔ اس سانحے میں حضرت علامہ ظہیرؒ سمیت جمعیت الہدیث کی صف اول کی قیادت کو ہم دھاکے سے شہید کر دیا گیا۔ یہ سانحہ وطن عزیز میں مذہبی تشدد اور فرقہ وارانہ دہشت گردی کا آغاز قرار دیا جاتا ہے۔ ۴۲ سال کی مختصر عمر میں حضرت علامہ ظہیرؒ نے دین اسلام کی نشرو

کے تابناک مستقبل کی نشاندہی کر رہی تھی۔ اردو خطابت کے ساتھ ساتھ حضرت علامہ ظہیرؒ عربی خطابت کے بھی شاہسوار تھے۔ دمشق یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر مصطفیٰ سبائی نے علامہ ظہیرؒ کو عربی زبان کا سب سے بڑا خطیب قرار دیا۔ تصنیف و تالیف میں آپ کی کامیابی کا عالم یہ تھا کہ دوران طالب علمی میں لکھی ہوئی کتابیں بین الاقوامی یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل ہوئیں۔ اردو اور عربی زبانوں میں ۱۷ سے زائد کتابوں کے مصنف تھے۔ علامہ ظہیرؒ الہدیث مکتب فکر کے نمائندے تھے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ ان کی شخصیت فطری طور پر قائدانہ اوصاف کی حامل

بھڑک رہی تھی۔ علامہ ظہیرؒ نے میدان عمل میں اپنی صلاحیتوں اور اعلیٰ اوصاف کو ثابت کیا۔ الہدیث کی سیاسی طاقت کی تشکیل سے لیکر نفاذ اسلام کی طاقتور تحریک تک، جماعتی سرگرمیوں میں عوام الہدیث کو سرگرم کرنے سے لیکر سیاسی جدوجہد کے میدان میں انہیں اتارنے تک علامہ ظہیرؒ کی قائدانہ صلاحیتیں اظہر من الشمس ہیں۔ علامہ صاحب ملک کے صف اول کے رہنماؤں میں شمار کیے جاتے تھے اور علامہ کی جماعت ہم عصر تمام مذہبی جماعتوں کو پیچھے چھوڑ کر سیاست کے میدان کی مقبول ترین مذہبی جماعت بن گئی تھی۔ علامہ ظہیرؒ ایک ہر دلعزیز قائد تھے جو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری اسلامی دنیا میں قرآن و سنت پر مبنی حقیقی اسلام کے فروغ اور فرقہ وارانہ اسلام جو شرک و بدعات اور گمراہی سے آلودہ تھا اسے پپا اور مغلوب کرنے کے لیے کوشاں تھے۔ انہوں نے اپنی تحریر و تقریر کو انہی اہداف پر فوکس کیا اور اپنے تمام سیاسی قدامتہ اور عالمی اثر و رسوخ کو انہی مقاصد کے لیے استعمال کیا۔

علامہ ظہیرؒ دین اسلام کو زندگی کے تمام شعبوں کے لیے رہنما سمجھتے تھے۔ نہ وہ اس قدر تنگ نظر تھے کہ چاندنی کو بھی حضرت حرام کہتے ہیں اور نہ اس قدر آزاد خیال کہ دین اسلام کی پابندیاں گمراہی گزریں۔ وہ ایک راسخ

الہدیث کی سیاسی طاقت کی تشکیل سے لیکر نفاذ اسلام کی طاقتور تحریک تک، جماعتی سرگرمیوں میں عوام الہدیث کو سرگرم کرنے سے لیکر سیاسی جدوجہد کے میدان میں انہیں اتارنے تک علامہ ظہیرؒ کی قائدانہ صلاحیتیں اظہر من الشمس ہیں۔

اشاعت، تعمیری سیاست اور جماعتی استحکام کے لیے حیرت انگیز خدمات انجام دیں۔ حضرت علامہ ظہیرؒ نے پچپن ہی سے غیر معمولی صلاحیتوں کا اظہار کرنا شروع کر دیا تھا۔ سن ۱۹۴۵ء میں

العقیدہ باعمل اور بااخلاق انسان تھے۔ سیاست کی نیلگیوں کے درمیان اپنے کردار کو داغ دھبوں سے بچانا تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ میں نے ملک کے ممتاز سیاستدان جناب جاوید ہاشمی سے علامہ صاحب کی شخصیت کے بارے میں ان کی رائے جاننے کے لیے سوال کیا تو انہوں نے علامہ صاحب کے پاکیزہ کردار کی گواہی دی۔

بدقسمتی سے علامہ صاحب پر لکھنے اور بولنے والے نادانستگی میں انہیں ٹھیک طرح سے پہچان نہیں پاتے۔ عام طور پر انہیں ایک بہت بڑے عالم اور عظیم خطیب کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ تحریروں اور تقریروں میں انہی اوصاف کو اجاگر کیا جاتا ہے حالانکہ علامہ صاحب نظریاتی و تحریکی لیڈر بھی تھے۔ آپ کی زندگی نفاذ اسلام کی سرگرم جدوجہد سے عبارت تھی۔ آپ غلبہ اسلام کی عالمی تحریکوں کے لیے رول ماڈل کا درجہ رکھتے تھے۔ علامہ صاحب کے افکار و نظریات آج بھی منہج سلف پر کاربند جماعتوں کے

تھی۔ دینی غیرت و حمیت سے لبریز، کام کے جنون میں مبتلا جوش اور جذبہ، قربانی سے سرشار، سیاسی شعور و بصیرت کا حامل، ملک و قوم کے لیے کچھ کر گزرنے کا خواہشمند، پر اعتماد و پر عزم، سخت جان و مہم جو، گہرے دینی و دنیاوی علوم سے مسلح، مقناطیسی شخصیت کے حامل، بے داغ و مضبوط کردار، جرأت مند و بہادر، سخی و فیاض، مشاورت پسند، حق گو، مصلحت و مداخلت سے گریزاں، سیاسی و مذہبی خطابت کا بادشاہ اور تصنیف و تالیف کا شہسوار، جسکی خطابت میں ادب کی چاشنی اور تحریر میں خطیبانہ جلال تھا۔ علامہ ظہیرؒ ایسی ہم گیر اور ہمہ جہت شخصیت جو ایسے درجنوں شخصی اوصاف کی مالک تھی کہ اگر کسی میں ایک آدھ بھی ہو تو اسے ممتاز بنا دیتی ہے۔ علامہ ظہیرؒ نے اپنے آپ کو خود اپنے ارادے کے تحت نفاذ اسلام کی جہتی میں اتارا جہاں خطرات و خدشات، تکالیف و مصائب، لالچ و دھمکیاں، گنہگار پروپیگنڈے اور الزام تراشیوں کی آگ

سیالکوٹ شہر میں پیدا ہوئے اور محض ۹ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔ پھر اپنی زندگی کے آخری سال تک تمام سیاسی و مذہبی مصروفیات کو ایک طرف رکھتے ہوئے تراویح میں قرآن مجید سناتے رہے۔ والدین نے انہیں دینی تعلیم کے لئے وقف کر دیا تھا، انہوں نے دینی تعلیم برصغیر کے نامور عالم دین محدث مولانا محمد گوندلوی کی نگرانی میں حاصل کی۔ پاکستان میں درس نظامی کی تکمیل کے بعد اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے مدینہ یونیورسٹی تشریف لے گئے اور وہاں اپنی صلاحیتوں کا بھر پور لوہا منواتے ہوئے ۹۲ ممالک کے طلبہ میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اس دوران عصری تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور ایل ایل بی کے ساتھ ساتھ پنجاب یونیورسٹی سے متعدد مضامین میں ماسٹر بھی کیا۔ دوران تعلیم ہی خطابت، صحافت، سیاست اور تصنیف و تالیف کے میدانوں میں اتر چکے تھے اور ان میدانوں میں ان کی ابتدائی کارکردگی ان

محرم رسول اللہ سے وفا

جناب مولانا حافظ قسطلو احمد (اسلام آباد)

﴿وَاللّٰهُ يَعْصِيكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدہ)
”اور اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرتا ہے
لوگوں (کے شر) سے۔“

وہ ہستی جس پر دشمن حملہ کرتے تھے تو آسمان سے
جبریل آکر ان کی حفاظت کیا کرتا تھا، وہ ہستی جس کے
گستاخوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت کے دروازے کو
بند کر دیا ہے۔

﴿اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ
لَهُمْ﴾ (التوبة)

”اگر آپ (گستاخان رسول) کے لیے ستر مرتبہ
بھی استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں
کرے گا۔“

امت کے علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول
اللہ ﷺ کی توہین کا مرتکب واجب القتل ہے۔ امام ابن
تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”ابن المنذر کہتے ہیں کہ عام
علماء کا اس امر پر اجماع ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی توہین
کرنے والے کی حد قتل ہے۔“ (الصارم)

(المسلول)

امام خطابی فرماتے ہیں:

”میرے علم کی حد تک کسی مسلمان نے
بھی اس کے واجب القتل ہونے میں
اختلاف نہیں کیا۔“ (الصارم)

امام محمد بن حنون کا قول ہے:

”اس بات پر علماء کا اجماع متفق ہوا ہے کہ نبی
اکرم ﷺ کو گالی دینے والا اور آپ ﷺ کی
توہین کرنے والا کافر ہے۔ اس کے بارے میں
عذاب خداوندی کی وعید آئی ہے، امت کے
نزدیک اس کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے۔ جو
شخص اس کے مرتد ہونے اور اس کی سزا میں شک
کرے وہ بھی کافر ہے۔“ (الصارم)

جناب محترم! انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین

بھی اس بات کی صراحت کرتے ہیں کہ قابل احترام
شخصیتوں کی توہین قابل سزا ہے۔ عدالتوں کی توہین، قومی
پرچم کی توہین، اداروں کی توہین، دستور کی توہین، شہرت
رکھنے والی شخصیتوں کی توہین، آپ کا قانون اس پر سزا کا
فیصلہ کرتا ہے۔

دلائل سے اور فرد جرم عائد کی۔ متعدد سماعتوں کے بعد
آپ کو یقین ہو گیا کہ یہی قاتل ہے۔ آپ نے قانون
پاکستان کا مطالعہ کیا اور اپنے سامنے کھڑے قاتل کو
سزائے موت سنائی۔ وکیل بول رہا تھا، قاتل چلا رہا تھا۔
اس کے رشتہ دار آپ کے سامنے کھڑے رو رہے تھے۔
آپ نے کسی کی پروا نہیں کی اور اپنے فرائض منصبی ادا
کرتے ہوئے قاتل کو موت کے گھاٹ اتار دینے کا فرمان
صادر کر دیا۔ شاباش۔

وزیر اعظم صاحب، وزیر داخلہ صاحب! میں آپ
کی توجہ ایک ایسے قاتل کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں
جس نے اتنا بڑا جرم کیا کہ صرف ایک خاندان کے دل

قانون نافذ کرنے والے اداروں کا امتحان ہے کہ
وہ اپنے نبی سے کتنی وفا رکھتے ہیں۔ ہمارے ملک کے
قانون میں جرمائے سے لے کر عمر قید اور سزائے موت کی
شقیں موجود ہیں۔ یہ سزائیں جن کا عملی نفاذ بھی ہوتا ہے
اور ہر روز عدالتوں سے قاتلوں کو سزائے موت سنائی جاتی
ہے۔ جیلوں میں سینکڑوں کی تعداد میں ایسے قیدی موجود
ہیں جو سزائے موت کے انتظار میں ہیں۔ آخر ان کا قصور
کیا ہے؟ انہوں نے کون سا ایسا جرم کیا ہے کہ ان کو جیل
کی سلاخوں پیچھے بند کر دیا گیا۔ پولیس جھکڑی لگا کر انہیں
جب عدالت میں لے گئی تو ججز حضرات نے ان کے جرائم
پر غور و خوض کے بعد سزائے موت کا فیصلہ دے دیا۔ اتنا

سخت فیصلہ کیوں؟ ایک انسان کے گلے
میں پھانسی کا پھندا کیوں؟ اس بے
چارے کو معاف کیوں نہیں کیا گیا؟ اس
پر رحم کیوں نہیں کیا گیا؟ اس کے بیوی
بچوں اور بوزھے والدین اور بہن

بھائیوں کو پھانسی کے نتیجے میں پیچھے والی اذیت کا ادراک
کیوں نہیں کیا گیا؟ اس کے علاوہ تو کوئی جواب نہیں کہ یہ
مجرم ہے اور مجرم قابل رحم نہیں ہوتا۔ اس نے ایک جان کو
ترپایا، اس کے خاندان کو غم پہنچایا، یہ حقوق کا معاملہ ہے۔
ایسے مجرم کو جیل نہیں دی جاسکتی، ہاں اگر معاف کرنا
چاہے تو مقتول کا خاندان معاف کر سکتا ہے جو غم میں ڈوبا
ہوا ہے اور مصیبت کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔

جناب انسپٹر صاحب! ایک جان کو ترپایا گیا تو
آپ پورا غم لے کر اس مجرم کے تعاقب میں نکل کھڑے
ہوئے۔ اسے گرفتار کیا، جھکڑی لگا کر حوالات کی کال
کوٹھڑی میں بند کیا۔ خوب تڑپیں کی، اس سے اعتراف
جرم کروایا اور آٹھ قتل برآمد کر کے اسے رنگے ہاتھوں
عدالت کے کنبہ میں لاکھڑا کیا۔ شاباش۔۔۔۔

جناب فاضل جج صاحب! آپ کے پاس قتل کے
مجرم کو لایا گیا، طرفین سے وکیل پیش ہوئے۔ آپ نے

رخی نہیں ہوئے بلکہ ایک ارب سے زائد انسانوں کے دل
رخی ہو گئے۔ اس بد بخت نے ایسا جرم کیا ہے کہ آپ کی
زندگی میں دہشت گردی اور قتل کی جتنی وارداتیں ہوئی ہیں
ساری ایک پلڑے میں رکھی جائیں تو اس کا جرم پھر بھی
بھاری ہوگا۔ اس نے کائنات کی سب سے عظیم ہستی پر ظلم
کیا۔ اس کے رشتہ داروں کی توہین کی۔ یہ وہ مجرم ہے جس
کی بد زبانی سے کروڑوں مسلمانوں کو اذیت پہنچی۔ اس نے
اس ہستی پر سب وشم کیا جس کے متعلق رب کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى
الدُّنْيَا وَالْآٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِمًا﴾

”بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو
تکلیف دیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت
میں لعنت کر دی ہے اور ان کے لیے رسوا کن
عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ (الاحزاب)

وہ ہستی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ متعلقہ اداروں کو یہ سزائیں دینے کا حق ہے، لیکن ہمیں یہ تو بتلائیں کہ ان اداروں، شخصیتوں، دستوروں اور پرچموں کی حرمتوں کو اس ہستی کی حرمت سے کیا نسبت جس کی پاکیزہ زندگی کی اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھائی:

﴿لَعَنَ مَوْلَانَا لِقَائَهُمْ لَقِي سَكْرَتَهُمْ يَعْهَدُونَ﴾ (المعمر)
 ”آپ کی حیات مبارکہ کی قسم! بیشک وہ لوگ اپنے نشے میں مدہوش تھے۔“

دنیا میں ایک ارب سے زائد مسلمان ہیں اور معلوم نہیں کہ کتنے ارب مزید پیدا ہوں گے۔ اگر یہ سارے کے سارے مسلمان اسلام کے پانچوں ارکان کے حامل بن جائیں اور زمین کے چپے چپے کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے معور کر دیں، لیکن ایک چیز میں کسر رہ جائے اور وہ ہے ”محبت رسول“ اپنی جان اور اہل و عیال کی محبت سے بھی بڑھ کر۔ تو اللہ تعالیٰ کو ان کے اعمال کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔ جس کا صاف مطلب ہے کہ اربوں انسانوں کی حرمت جب تک ایک ہستی کی حرمت پر قربان نہ ہو تب تک رب محمد ﷺ کو راضی نہیں کیا جاسکتا، جب تک اس ایک ہستی کی حرمت محفوظ نہیں تب تک اللہ تعالیٰ کو اربوں انسانوں کی حرمت کی کوئی پروا نہیں۔

وزیر اعظم، وزیر داخلہ صاحب! یہ صرف اہل پاکستان کا مطالبہ نہیں، بلکہ امت مسلمہ کا مطالبہ ہے۔ ہاں امت مسلمہ کا آل بیت رسول و ازواج مطہرات کا، ابوبکر و عمر، عثمان و علی کا، عشرہ مبشرہ کا، اہل بدر و حدیبیہ کا، تمام صحابہ و تابعین کا، ائمہ اربعہ کا، فقہاء و محدثین کا، عباد و زہاد کا، صدیقین اور شہداء کا، جبریل و میکائیل اور آسمان کے تمام ملائکہ کا، بلکہ ساری کائنات اور عرش عظیم کے رب کا، کہ ان گستاخانِ حرمت رسول کے سرتن سے جدا کر کے سرخرو ہو جائیں۔ اگر یہ نہیں کر سکتے تو اپنے عہدوں سے مستعفی ہو جائیں۔

جناب جسٹس شوکت عزیز صدیقی صاحب! آپ نے ان گستاخوں کے متعلق جو ریمارکس دیئے، جن سے منافقوں کا ٹولہ جل اٹھا اور ایمان والوں کے دل ٹھنڈے ہو گئے۔ ان ریمارکس سے آپ کو جو عہدہ و منصب اللہ کے ہاں ملا ہوگا اس کے سامنے دنیا کے سارے عہدے بیچ ہیں۔ جسٹس صاحب! میں آپ کے کان میں ایک بات

کہنا چاہوں گا کہ فیصلہ وہ کریں جو آسانوں کے رب کو پسند آجائے۔ ایسا فیصلہ کریں جیسا سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ جب انھیں بنو قریظہ کے یہودیوں نے (جو ان کے دوست اور حلیف تھے) اپنا جسٹس مان لیا تھا تو انہوں نے جو فیصلہ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے عین مطابق تھا۔ ان کا فیصلہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: [قضیت بحکم اللہ] (بخاری کتاب المغازی)۔
 ”اے سعد! تو نے اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔“

کچھ عرصہ بعد سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی وفات واقع ہو گئی۔ کیونکہ غزوہ احزاب میں انہیں گہرا زخم لگا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سعد کی وفات تو ایسی تھی کہ اللہ تعالیٰ کا عرش بھی ہل گیا تھا:

[اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ] (البخاری)

دنیا کی تاریخ میں ما سوا سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کوئی ایسا جسٹس مجھے نظر نہیں آ رہا جس کی وفات پر اللہ کا عرش ہل گیا ہو۔ آج میں دیکھ رہا ہوں کہ جسٹس شوکت عزیز صدیقی بھی اس اسٹیج پر کھڑے ہیں جس پر کبھی سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ اللہ کرے کہ ان کا فیصلہ بھی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے تاریخی فیصلے کی طرح ہو۔

عمران خان کون ہوتا ہے؟

ہمارے ملک کی سیاست اگر غلط ہاتھوں میں ہوتی تو ہمیں تنزل و انحطاط کے یہ دن نہ دیکھنا پڑتے۔ ہماری سیاست اکثر سرمایہ داروں، جاگیرداروں، لسانی و صوبائی عصبیت کے پرستاروں اور کھوکھلے نعرے بازوں کے ہاتھوں میں رہی ہے۔ اب ایک اور عنصر کا اضافہ ہوا ہے اور وہ ہے یک جزیشن (نئی نوجوان نسل)۔ جو عقل و فکر کے میزان، حالات کے نشیب و فراز اور زندگی کے تجربات سے یکسر نا آشنا ہے۔ جس کی سوچ بالکل سطحی اور اقدامات عاجلانہ ہیں۔ اس عنصر کی قیادت بد قسمتی سے ایک کھلاڑی کے ہاتھ لگ چکی ہے جو ملک کو بھی کھیل کا ایک میدان سمجھے ہوئے ہے۔ نوجوان اپنی محرومیوں اور مایوسیوں کا مداوا عمران خان کو سمجھتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حکومتی اداروں میں کرپشن کا بازار گرم ہے، پبلی کلاس سے لے کر یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کرنے

تک ایک طالب علم کو کن کن مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے، امتحان پاس کرنے کے لیے کتنی مغز ماری اور کھپائی کرنا پڑتی ہے؟ کھیل کود کی عمر میں ایف ایس سی اور بی ایس سی کے مشکل امتحانات پاس کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ اتنی مشقتیں اٹھانے کے بعد اور ڈھیر ساری ڈگریاں اٹھا کر در در کی ٹھوکریں کھا کر مایوس ہو کر گھر لوٹنے والے نوجوان صرف بدول ہی نہیں ہوتے بلکہ ان میں انتقامی جذبات بھی ابھر آتے ہیں، پھر کتنے ہی ایسے ہیں جو سٹریٹ کرانر میں ملوث نظر آتے ہیں۔ اور کتنے ہی دوسرے اپنے جذبات کی تسکین کے لیے کسی ایسی تحریک کا انتظار کرتے ہیں جو حکومت کا تختہ الٹنے کے علاوہ کوئی اور ایجنڈا نہ رکھتی ہو۔ نوجوانوں کی دھکتی رگ عمران خان کے ہاتھ آچکی ہے۔ لہذا اس کے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے۔ وہ نوجوانوں کو کچھ دے سکے گا یا نہیں یہ بعد کی بات ہے مگر انہیں سبز باغ دکھا رہا ہے تاکہ وہ نوجوانوں کی قوت کو اقتدار تک پہنچنے کے لیے بطور سیزھی استعمال کر سکے۔ 2013ء کے انتخابات میں اسے امید تھی کہ وہ کرسی اقتدار تک پہنچ جائے گا مگر قسمت نے ساتھ نہ دیا۔ اب اس سے صبر بھی نہ ہو سکا اور اگلے سال ایک بڑا لشکر لے کر اسلام آباد پر حملہ آور ہوا تاکہ طاقت کے زور سے اقتدار حاصل کر لے۔ ہر چند کہ اسے کچھ پرانے سیاستدانوں کی حمایت بھی حاصل تھی اور ایک ڈرامہ باز مذہبی لیڈر بھی اپنے مریدوں کو ہانکتا ہوا اس کے کنٹینر کے ساتھ اپنا کنٹینر سجا کر کھڑا ہو گیا اور کفن بھی پہن لیا، آخری غسل بھی کر لیا۔ مگر جس طرح ٹی وی سکرین پر کوئی ڈرامہ اپنے اختتام کو پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے اسی طرح حکومت گرانے کا ڈرامہ بھی اپنے انجام کو پہنچا اور اسے خالی ہاتھ واپس لوٹنا پڑا۔ اب پانامہ لیکس کا ایٹو اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس بیچارے کو یہ پتہ نہیں کہ سیاست کی بنیاد منفی ستونوں پر نہیں بلکہ مثبت ستونوں پر استوار ہوتی ہے۔ حکمرانوں کی برائی کو ایٹو بنا کر اگر کوئی اپنے آپ کو اقتدار کا حق دار سمجھتا ہے تو اسے طفلِ مکتب سے بڑا لقب نہیں دیا جاسکتا۔

وہ نوجوان جو عمران خان سے لمبی چوڑی امیدیں وابستہ کیے بیٹھے ہیں انہیں یہ تو سوچ لینا چاہیے کہ جو شخص اپنی بیوی کو نہیں سنبھال سکا وہ ملک کو کیسے سنبھالے گا۔ جو

بیوی کو اس کا حق دے کر خوش نہیں کر سکا وہ کروڑوں نوجوانوں کو ان کے حقوق کیسے دلاوے گا؟ شاید عمران خان کے ذہن میں یہ سکیم ہو کہ اقتدار حاصل کرنے کے بعد ملکی اداروں کو لوٹ سیل پر لگا دے گا اور صرف نوجوانوں کو اس سیل میں شرکت کرنے کی اجازت ہوگی، اس طرح ہو سکتا ہے کہ نوجوان تو خوش ہو جائیں مگر ملک کا اللہ حافظ۔

عمران خان کی سیاسی بصیرت کا ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قومی المیہ تو پر آج تک اس کا کوئی ایک بیان بھی ایسا نہیں آیا جو عقل و فکر رکھنے والے حضرات کے ہاں قابل تحسین ہو۔ اب حال ہی میں پاکستان کے قابل فخر جرنیل راجیل شریف کے متعلق خبریں منظر عام پر آئیں کہ ”اسلامی عسکری اتحاد“ کی کمان سنبھالنے کے لیے وزارت دفاع پاکستان نے انہیں گرین سگنل دے دیا ہے۔ اگر ایسے ہو تو پاکستان کے لیے یہ ایک بڑا اعزاز ہوگا۔ پاکستان اس اتحاد میں شامل ہے۔ کسی دوسرے ملک کے زیر کمان رہنے کی بجائے اگر کمان پاکستان کے ہاتھ میں ہو تو یہ بہترین ہے؟ اس طرح پاکستان کو عالم اسلام اور بین الاقوامی سطح پر اپنا قائدانہ کردار ادا کرنے کا موقع میسر آئے گا۔ انڈیا اور افغانستان اس وقت پاکستان میں دہشت گردی کو فروغ دینے اور ملکی سلطیت کو نقصان پہنچانے میں پیش پیش ہیں۔ بڑی طاقتیں ان کی پشت پر ہیں۔ وزیر اعظم کے شیر ناصر جھوٹے نے اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کا انڈیا کے ساتھ لاجسٹک سپورٹ اور میری ٹائم معاہدہ پاکستان کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے، امریکہ 3 لاکھ ساٹھ ہزار فوج بحر ہند میں موجود ہے۔ اس کا کیا کام ہے؟ آنے والے حالات میں پاکستان کی بحریہ اور سمندری حدود کو امریکہ انڈیا معاہدے سے بڑے خطرات کا سامنا ہے۔ دوسری طرف ایران ہے جو کبھی بھی پاکستان کے ساتھ تخلص نہیں رہا۔ اب وہ بھی انڈیا سے اپنی قریبی بڑھا رہا ہے۔ انڈین جاسوس کھنڈن یاد پور ایران سے ہی پاکستان میں داخل ہو کر دہشت گردوں کو اسلحہ اور ذرہ دے رہا تھا۔

ان حالات میں پاکستان کا تنہا رہنا کسی بھی اعتبار سے قرین مصلحت نہیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ جرنیل راجیل شریف نے اپنی مدت ملازمت کے دوران ایسا کردار پیش کیا کہ دنیا ان کی عسکری صلاحیتوں اور جرأت و بہادری کا اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکی۔ اسی لیے سعودی عرب کی نظر

انتخاب ان پر پڑی اور ”اسلامی عسکری اتحاد“ کی کمان ان کے سپرد کی جا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جنرل راجیل شریف اگر اپنی خداداد صلاحیتوں سے امت مسلمہ کو دہشت گردی کے گرداب سے نکالنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو پاکستان کی طرف سے سعودی عرب کے گزشتہ احسانات کا بہترین بدلہ ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ عالم اسلام اور عالم دنیا میں پاکستان کا قد کاٹھ مزید بڑھ جائے گا۔ پاکستان اور عرب ممالک میں مزید قریبی برہمیں گی۔ پاکستان کو ان فوائد سے محروم کرنے کے لیے ایک طبقہ شور مچا رہا ہے کہ ایران ناراض ہو جائے گا۔ ایران کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟ کیا ایران اپنی خارجہ پالیسی مرتب کرتے وقت پاکستان کو اعتماد میں لیتا ہے کہ پاکستان بھی ”اسلامی عسکری اتحاد“ کی قیادت کے معاملے میں ایران کو اعتماد میں لے۔ اسلامی عسکری اتحاد کے اہداف واضح ہیں، وہ کسی ملک کے خلاف نہیں۔ بلکہ اسلامی ملکوں اور معاشروں کو دہشت گردی کی لعنت سے پاک کرنے کے لیے ہے۔ اگر اس اتحاد میں پاکستان کا مفاد نہ ہوتا تو راجیل شریف جیسا زیرک اور پیشہ ور جرنیل کبھی بھی اس کی کمان قبول نہ کرتا۔ کسی محبت وطن جماعت یا فرد نے اس اتحاد کے متعلق تحفظات کا اظہار نہیں کیا۔ عمران خان چونکہ انتہائی غیر ذمہ دار اور سیاسی بصیرت سے عاری ہے۔ جو فریب خوردہ نوجوانوں کی قوت سے فائدہ اٹھا کر اسمبلی میں اتنی بیٹھیں حاصل کر چکا ہے کہ شور ڈالنے اور ہنگامہ کھڑا کرنے کی پوزیشن میں ہے۔ پی ٹی آئی جنرل راجیل شریف کی تقرری کے معاملے کو اسمبلی میں لانا چاہتی ہے۔ ہم عمران خان سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ نے اس وقت دستور پاکستان کا مطالعہ کیا تھا جب اپنی پارٹی کے صدر جاوید ہاشمی کے سامنے اپنے کندھوں کی طرف اشارہ کر کے افواج پاکستان کو بدنام کر رہے تھے؟ جب آپ کے کارندوں نے پی ٹی آئی دی پر حملہ کر کے قومی الماک کو لوٹا اور توڑ پھوڑ کی اس وقت آپ کو دستور پاکستان کا مطالعہ کیوں یاد نہ رہا؟ ماہ تک آپ نے اسلام آباد کی شاہراہوں کو بند کیے رکھا اور اسمبلی کے گیٹ توڑ کر آپ کے جیلے دستور ساز ادارے میں گھس گئے؟ کیا قانون پاکستان اس کی اجازت دیتا تھا؟ آپ کس اسمبلی میں جنرل راجیل شریف کی تقرری پر بحث کرنا چاہتے ہیں جس اسمبلی کے تقدس کو آپ کے ارکان نے بری طرح پامال کیا۔ جس اسمبلی کو آپ نے میدان جنگ بنایا

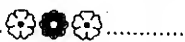
اور پوری دنیا میں پاکستان کی اسمبلی کے وقار کو مجروح کیا؟ کیا آپ اور پی ٹی آئی کے ارکان اسمبلی کے تقدس کو تسلیم بھی کرتے ہیں؟ اسمبلی کا فلور آپ کو صرف اس وقت یاد آتا ہے جب کوئی خطرناک کھیل کھیلتا ہوتا ہے۔ ”اسلامی عسکری اتحاد“ کا معاملہ اسمبلی میں لے جا کر آپ پاکستان کے دشمنوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ آپ انڈیا، افغانستان، امریکہ اور اسرائیل کو سپورٹ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر پاکستان کا وقار آپ کو عزیز ہوتا تو آپ کبھی بھی اس معاملے کو اس طرح نہ اچھالنے اور اسلام اور پاکستان دشمن قوتوں کے ہاتھوں میں نہ کھیلنے۔ مذکورہ بالا یہ سطور لکھ کر فارغ ہوا تو خبر نشر ہوئی کہ عمران خان نے سپہ سالار جنرل قمر جاوید باجوہ سے ملاقات کی ہے۔ اس سے میں نے اندازہ کر لیا کہ عمران خان کو اسلامی عسکری اتحاد کے موضوع پر گفتگو کرنے پر شٹ اپ کی کال موصول ہو گئی ہے۔



بقیہ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ

تقدیق کر دی گئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! اسی روز ۵ بجے شام شیرانوالہ باغ کو گرجانوالہ میں نماز جنازہ کا اعلان ہوا، ملک بھر سے ہزاروں لوگ شیرانوالہ باغ پہنچے۔ آپ کی میت کو جامعہ محمدیہ سے بذریعہ ٹرک بہت بڑے ہجوم کی صورت میں لایا گیا۔ جی ٹی روڈ پر عوام ہی عوام نظر آتے تھے۔ جنازہ امیر محترم پروفیسر علامہ ساجد میر نے رقت آمیز لہجہ میں پڑھایا۔ بعد ازاں قبرستان کلاں میں محدث گوندلوی رحمۃ اللہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلمی رحمۃ اللہ دونوں استادوں کے پہلوؤں میں عظیم اور لائق ترین شاگرد کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم اور ان کے اساتذہ کرام کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ حقیقت ہے کہ آج ان شخصیات کے بغیر شہر دیراں سا نظر آتا ہے، کبھی بڑی بہاریں ہوتی تھیں، کہیں شیخ الحدیث مولانا عبداللہ رحمۃ اللہ کا نام ہوتا تھا اور کہیں نور پوری۔ آج شہر میں علماء کی کمی نہیں لیکن شیخین مولانا محمد عبداللہ اور محدث عبدالمنان نور پوری رحمۃ اللہ جیسا علمی حوصلہ دینے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!



فضائل درود شریف

تحریک جناب میاں نعیم المغفور

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

”بے شک اللہ اور فرشتے آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں“ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔“

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا مطلب علماء یہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتے آپ ﷺ پر دعائے رحمت کرتے ہیں۔ دیکھا جائے تو اس آیت کے دو پہلو ہیں: ایک جس میں خبر ہے اور دوسرا جس میں حکم ہے۔ خبر یہ کہ اللہ اور فرشتے آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور حکم یہ کہ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے یہ آیت صحابہ کرام کو پڑھ کر سنائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول! سلام تو جاننے

ہیں کہ کس طرح بھیجتا ہے لیکن ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ ﷺ نے درود ابراہیمی (جو کہ ہم نماز میں پڑھتے ہیں) پڑھ کر سنایا۔ اس درود کی احادیث میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

نسائی شریف میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا، دس گناہ معاف کر دے گا اور دس درجات بلند کرے گا۔ یہ فضیلت صرف ایک مرتبہ درود پڑھنے کی ہے اور جو شخص کثرت سے درود پڑھے گا۔ وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔“ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھ پر درود بھیجا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ (جنت میں بلند مقام) مانگا اس کے لئے میں قیامت کے روز ضرور سفارش کروں گا۔“ معلوم ہوا کہ درود پڑھنا باعث

شفاعت رسول ہے اور شفاعت رسول جنت کے حصول کا باعث ہے۔ اس طرح درود شریف کے ذریعے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں اپنی دعا میں سے کتنا وقت درود کے لئے وقف کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جتنا تو چاہیے“ میں نے عرض کیا ایک چوتھائی صحیح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”جتنا تو چاہیے لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تمہارے لیے بہتر ہے“ میں نے عرض کیا نصف وقت

حضرت انسان آج بہت سے مصائب و آلام میں مبتلا ہے اور وہ جدیدیت میں اپنے مسائل کا حل تلاش کرتا ہے لیکن اللہ کے رسول ﷺ نے آج سے سینکڑوں سال پہلے تمام دکھوں اور تکلیفوں کا حل بتا دیا اور ساتھ آخرت کی کامیابی کا بھی پروانہ جاری کر دیا۔

مقرر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جتنا تو چاہیے لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تمہارے لیے بہتر ہے“ میں نے عرض کیا دو تہائی مقرر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جتنا تو چاہیے لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تمہارے لیے بہتر ہے“ میں نے عرض کیا کہ میں اپنی ساری دعا کا وقت درود کے لئے وقف کروں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تیرے لئے سارے دکھوں اور غموں کے لئے کافی ہوگا اور تیرے گناہوں کی بخشش کا باعث بھی ہوگا۔“

حضرت انسان آج بہت سے مصائب و آلام میں مبتلا ہے اور وہ جدیدیت میں اپنے مسائل کا حل تلاش کرتا ہے لیکن اللہ کے رسول ﷺ نے آج سے سینکڑوں سال پہلے تمام دکھوں اور تکلیفوں کا حل بتا دیا اور ساتھ آخرت کی کامیابی کا بھی پروانہ جاری کر دیا۔

افسوس! آج کے مسلمان جو اسلامی تعلیمات کو بھلا کر لادینیت پر عمل پیرا ہیں اور اسی میں اپنے مصائب و

آلام کا حل تلاش کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے صرف ایک اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے پر انہیں دنیا و آخرت کے تمام مصائب و آلام سے چھٹکارے کا سر ٹیفکیٹ جاری کر دیا۔ یہی درود ہی ہے جس کی وجہ سے ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما تشریف فرما تھے۔ میں دعا کے لئے بیٹھا تو پہلے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا پھر اپنے لئے دعا کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”(اس طرح) اللہ سے مانگو تو دیے جاؤ گے (دوبارہ فرمایا) اللہ سے مانگو دیے جاؤ گے۔“

یہ تو تین چند روایات درود شریف کی فضیلت کے بارے میں اب کچھ اس بارے کہ جو نبی کریم ﷺ پر درود نہیں پڑھتے ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کا کیا فیصلہ ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رسوا ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا

نام لیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے۔“ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخیل ترین آدمی وہ ہے جس کے سامنے میرا نام آئے اور وہ درود نہ پڑھے۔“ درود نہ پڑھنے والے پر

اللہ تعالیٰ اور سیدنا جبریل رضی اللہ عنہ نے بھی بد دعا کی۔ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے منبر لانے کا حکم دیا اور جب آپ ﷺ پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: ”آمین“ پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا ”آمین“ پھر تیسری پر چڑھے تو کہا ”آمین“ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تو صحابہ نے عرض کیا ”آج آپ سے ہم نے ایسی بات سنی ہے جو اس سے پہلے نہیں سنی تھی۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا کہ ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اپنے گناہ نہ بخشوا سکا۔ میں نے جواب میں کہا ”آمین“ پھر جب دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہلاکت ہو اس آدمی کے لئے جس کے سامنے آپ ﷺ کا نام لیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔ میں نے جواب میں کہا ”آمین“ پھر جب تیسری سیڑھی



ایک جج اور قلی کا حیرت انگیز واقعہ:

آپ نے فرمایا کہ پاکستان بننے سے پہلے کا واقعہ ہے کہ کلکتہ ہائی کورٹ کا ایک جج ریل کے ذریعے کسی دوسرے شہر جا رہا تھا 'سردی کا موسم تھا' اس نے اور کوٹ پہنچا ہوا تھا 'اسی کے اور کوٹ کی جیب میں ۶۰ ہزار روپے سرکاری امانت پڑی ہوئی تھی۔ راستے میں ایک جگہ ریل گاڑی نے تھوڑا سا ٹپ کرنا تھا 'گاڑی رکی' یہ جج مسلمان تھا 'سوچنے لگا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے کیوں نہ اس وقفہ میں اتر کر پلیٹ فارم پر نماز ادا کر لی جائے۔ چنانچہ پلیٹ فارم کے آخر پر ایک ٹکا تھا وضو کے لیے وہاں پہنچا اپنا اور کوٹ اتار کر ساتھ ہی کسی کھوٹی پر لٹکا کر وضو کیا اور پاس ہی صاف جگہ پر نماز پڑھی۔ اس دوران ریل گاڑی کے گارڈ نے سیٹی بجادی کہ وقت ختم ہو گیا ہے لہذا مسافر جو روانہ ہونا چاہتے ہوں گاڑی میں سوار ہو جائیں۔ یہ جج صاحب بھی جلدی میں گاڑی پر سوار ہو گئے لیکن اور کوٹ پہنچنا بھول گئے۔ یہاں تک کہ منزل مقصود پر پہنچے تو یاد آیا کہ اور کوٹ تو راستے میں ہی ساپ پر رہ گیا ہے۔

اگلے دن تمام اخبارات میں اور کوٹ کی گمشدگی کی بڑی بڑی خبریں اور ساتھ یہ بھی اعلان کیا گیا کہ ڈھونڈنے والے کو اتنا انعام دیا جائے گا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی ریلوے اسٹیشن کا ایک قلی (جہاں اور کوٹ رہ گیا) پانی پینے اسی ٹکے کی طرف آیا 'اس نے اچانک اور کوٹ لٹکا ہوا دیکھا' اور کوٹ پکڑا اور چپ کر کے گھر لے گیا۔ گھر جا کر دیکھا کہ اس کی جیب نوٹوں سے بھری ہوئی ہے وہ سوچنے لگا کہ پتا نہیں کس بے چارے کی رات دن کی کمائی ہے۔ قلی نے نوٹوں کو گنا تک نہیں بلکہ جس جس جیب میں جتنے جتنے نوٹ پڑے تھے ان کو ہلایا تک نہیں۔ ادھر حکومتی کارندے اور کوٹ کی تلاش میں اس ریلوے اسٹیشن پر بھی گئے اور لوگوں سے پوچھ گچھ کرنا شروع کر دی۔ متعلقہ جج بھی ساتھ ہی تھا 'کچھ اتہ پتہ معلوم نہ ہو سکا

راقم الخروف نے مسجد عرفات اور اس کے ساتھ جامہ عثمانیہ کی تعمیر کے سلسلہ میں ۴۰ ہزار روپے اپنی جیب سے دیئے اور باقی رقم دیگر احباب سے جمع کی اور ۲۹ جنوری ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ نے شہر کے دیگر علماء کے ساتھ مل کر سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر حضرت نے یادگار خطاب فرمایا جس کا خلاصہ ہمارے ایک مخلص دوست محترم القام پر دینسراف محمد اسلم خطیب مسجد صدیق صادق ہسپتال کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں:

حضرت مولانا محمد عبداللہ کا خطاب:

گورنر اٹال میں مولانا موصوف نے خطبہ مسنونہ کے بعد سب سے پہلے اہل علاقہ اور مولانا حکیم محمد صفدر عثمانی صاحب کو اس نئے اسلامی مرکز کی تائیس پر مبارکباد دی 'پھر شہر گورنر اٹال میں مسلک اہل حدیث کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور مساجد میں شب و روز اضافہ کی وجوہات پر مختصر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر مولانا نے ان علماء اہل حدیث کے شاندار کردار اور تابناک سیرت کو بہت سراہا۔ مولانا مرحوم نے علماء کرام اور اہل حدیث احباب کو کردار کی مضبوطی کی خاص تلقین فرمائی اور چند ایسی خامیوں کی نشاندہی بھی فرمائی جو سیرت و کردار کو داغدار کر دیتی ہیں جس سے نہ صرف مبلغین پر سے عوام کا اعتماد اٹھ جاتا ہے بلکہ دین کی ترویج و اشاعت میں بھی وہ خامیاں رکاوٹ بن جاتی ہیں۔ انہوں نے جن خامیوں کا ذکر کیا ان میں ایک خامی مالی معاملات میں بے ضابطگی بھی ہے۔ اس وقت مولانا کا روئے سخن خاص کر مولانا حکیم محمد صفدر عثمانی صاحب کی طرف ہو گیا جو اس نئے اسلامی مرکز کے بانی و منتظم اور متولی ہیں۔ انہوں نے راقم کو خاص کر نصیحت فرمائی کہ مالی معاملات سے دور ہی رہنے کی کوشش کرنا کیونکہ تیراک ہی ڈوبا کرتے ہیں۔ انسان بڑی کمزور مخلوق ہے اسے ہر وقت اللہ پاک کی پناہ میں رہنا چاہیے۔

کہ اتنی بڑی رقم کہاں گئی اور کس کے ہاتھ لگی۔ اس وقت کے ہزار روپے آج کل کے لاکھوں سے زیادہ بنے ہیں۔ سب بالکل ختم ہو گئی..... جج صاحب تک وہی قلی کسی نہ کسی طریقے سے پہنچ گیا۔ کہنے لگا کہ آپ سے ایک ضروری بات کرنا ہے۔ جج صاحب سے کہنے لگا کہ آپ قریب ہی میرے گھر میں آئیں۔ جج صاحب ساتھ گئے نہایت غربت کا نظارہ تھا 'قلی نے اور کوٹ اندر سے لیا اور جج صاحب کے سامنے رکھ دیا۔ جج کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اور گویا ہوا کہ تم نے اسے چھپا کیوں نہ لیا؟ قلی بولا کہ اللہ نے کسی دوسرے کا حق کھانے سے منع کیا ہے۔ جج نے کہا: تمہیں اس غربت کو دور کرنے کا خیال نہیں آیا؟ قلی بولا: یہ دنیا تو آخر ختم ہو جاتی ہے لیکن میں اللہ کے سامنے مجرم بن کر جانے سے ڈرتا ہوں۔ جج بڑا متاثر ہوا پھر جج نے اپنی جیب سے کچھ رقم نکالی اور بطور انعام قلی کی طرف آگے بڑھائی۔ قلی بولا: نہیں جج صاحب! میں نے یہ کام اللہ کی رضا کے لیے کیا ہے اور مجھے اللہ ہی بہتر بلا دے گا: یہ رقم آپ واپس رکھ لیں۔ بار بار اصرار کے باوجود بھی قلی نے انعامی رقم لینے سے انکار کر دیا اور جج صاحب چلے گئے۔ اگلے دن اخبارات قلی کی تصاویر کے ساتھ ایمانداری کی خبروں سے بھرے ہوئے تھے 'خیر وقت گزر گیا۔ یہاں پہنچ کر مولانا نے علماء کو پھر اپنی طرف متوجہ کیا اور فرمانے لگے کہ میری بات غور سے سننا اور عبرت حاصل کرنا تاکہ ایمان سلامت رہے۔ اسی ایماندار قلی پر ایک ایسا وقت آیا کہ کچھ دن کام نہیں ملا اور وہ پریشان تھا 'اس ریلوے اسٹیشن پر ایک مسافر بچی پانی پینے کے لیے اس ٹکے پر آئی 'اس کے کانوں میں چاندی کے بندے تھے۔ اس قلی نے بچی کو اکیلے پایا اور بچی کے بندے اتارنے لگا 'بچی شور کرنے لگی تو اس نے بچی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور بندے اتارنے لگ گیا۔ بندے تو اتار لیے لیکن جب بچی کے منہ سے ہاتھ اٹھایا تو وہ دم گھٹنے سے مر چکی تھی۔ کسی نے دیکھ لیا شور ہوا اور لوگ اکٹھے ہو گئے۔ مقدمہ عدالت میں چلا۔ قلی کہنے لگا کہ میں ایسا بندہ نہیں ہوں 'میری ایمانداری کی گواہی آپ کلکتہ ہائی کورٹ کے فلاں جج صاحب سے بھی لے سکتے ہیں۔ یہ خبر کلکتہ کے اسی اور کوٹ والے جج صاحب کو بھی پہنچ گئی 'جج صاحب خود

ہے کہ فلاں دن کا درس آپ ارشاد فرمائیں چنانچہ میں اپنے لیے اس جگہ درس دینا بہت بڑا اعزاز سمجھتا ہوں کہ جماعت حضرت مولانا محمد عبداللہ کی یاد تازہ کر دیتی ہے۔

جشن میلاد پر مقالہ:

مروجہ جشن عید میلاد پر مقالہ پڑھنے کا معاملہ آیا تو جماعت نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ یہ مقالہ مولانا محمد صفدر عثمانی پڑھیں گے۔ چنانچہ یکم ربیع الاول ۱۴۳۵ھ بمطابق ۳ جنوری ۲۰۱۳ء بروز جمعہ بعد نماز عصر جامعہ محمدیہ اہل حدیث چوک نیائیں گوجرانوالہ میں راقم نے مقالہ پڑھا جس میں جماعت کے جید علماء موجود تھے۔ بعض شیوخ نے سوالات بھی کئے جن کے مناسب جوابات دیئے گئے بعد میں علماء اور عوام نے بڑی حوصلہ افزائی فرمائی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ کا اپنے دور میں میرے ساتھ حسن سلوک کا ہی نتیجہ ہے۔

علمی گفتگو:

ایک مرتبہ ہم مسلم مسجد میں بیٹھے تھے کہ نکاح کے موضوع پر بات ہو گئی۔ عبدالرحمن بن سراج الدین مہر نے کہا کہ شیخ الحدیث مولانا عبداللہ سہرابانہ صنی والے کا نکاح نہیں پڑھاتے میں نے کہا کہ حضرت واہمی منڈے کا نکاح پڑھا دیتے ہیں حالانکہ واہمی منڈا نا زیادہ گناہ ہے کیونکہ یہ سنت کی خلاف ورزی ہے جبکہ سہرا کو کوئی سنت یا دین نہیں سمجھتا۔ یہ محض ایک رسم ہے جسے ملکی رواج اور کلچر ہی کہہ سکتے ہیں۔ عبدالرحمن مہر کہنے لگے کہ چلو مولوی صاحب کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ ہم مولانا عبداللہ رحمہ اللہ کے ہاں چلے گئے۔ وہاں عبدالرحمن نے میری یہی بات دہرا دی تو شیخ الحدیث موصوف فرماتے لگے کہ ہم جب واہمی منڈے کا نکاح پڑھاتے ہیں تو اس وقت تو وہ واہمی نہیں منڈا رہا ہوتا لہذا ہم نکاح پڑھا دیتے ہیں اس بات پر عبدالرحمن صاحب بہت مسکرائے۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب بھی بہت خوش ہوئے کہ اچھی گفتگو ہوئی ہے۔ اسی طرح کی باتوں میں بہت خوش ہوتے اپنی مجلس میں خوش طبعی کے لیے لطیف بھی سنایا کرتے تھے جس مجلس میں بیٹھے اس کا ماحول خوشگوار ہوتا کوئی آدمی کتابت محسوس نہ کرتا یہ ان کی خوبی تھی۔

وفات:

۲۸ اپریل ۲۰۰۱ء بروز ہفتہ تقریباً ۶ بجے صبح علامہ اقبال ہسپتال جی ٹی روڈ گوجرانوالہ سے مولانا کی وفات کی

پہنچے تو حافظ صاحب نے کہا کہ کھانا میں نے کھانا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ کھانا مولوی صفدر عثمانی کے گھر چک رہا ہے وہاں ہی کھائیں گے۔ حافظ عبداللہ (رحمہ اللہ) فرمانے لگے کہ صفدر عثمانی میرا کب کا شریک بنا ہے۔ یہ بات سن کر مولانا عبداللہ رحمہ اللہ بہت مسکرائے مگر کھانا میرے گھر آکر ہی کھایا بہت خوش ہوئے اور بہترین الفاظ میں دعائیں دیں۔

جامعہ محمدیہ میں عید کا خطبہ:

حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ خود عید کا خطبہ حافظ آباد روڈ والی مرکزی عید گاہ میں ارشاد فرماتے تھے جماعت نے کہا کہ بعض لوگ بوجہ مجبوری دور نہیں جاسکتے ان کے لیے یہاں عید کا انتظام ہونا چاہیے۔ چنانچہ یہ طے پا گیا کہ یہاں بھی نماز عید ہوگی۔ جب عید کا وقت آیا تو جماعت نے عرض کی کہ یہاں جامعہ محمدیہ چوک نیائیں میں عید کا خطبہ اور امامت کون کر دے گا تو مولانا مرحوم نے فرمایا کہ صفدر عثمانی یہاں عید کی نماز پڑھائے گا۔ چنانچہ مجھے حکم دیا گیا اور میں نے نماز عید پڑھائی۔

الح مسجد کی گراؤنڈ میں خطبہ عید:

ایک دفعہ عید کا دن آیا تو احباب جماعت نے آکر عرض کی کہ حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب حرمین شریفین کی زیارت کے لیے گئے ہوئے ہیں لہذا نماز عید کون پڑھائے گا تو حضرت نے فرمایا کہ مولوی صفدر عثمانی سے کہو وہ پڑھائے۔ چنانچہ مجھے حکم ملا تو میں نے وہاں نماز عید پڑھائی اور خطبہ عید بھی دیا۔ یہی وجہ ہے کہ حافظ عبدالسلام صاحب کی عدم موجودگی میں جماعت کی خواہش ہوتی ہے کہ خطبہ جمعہ راقم الحروف ہی دے اگر خطبہ کا اتفاق نہ ہو تو کوئی نہ کوئی درس ہوتا رہتا ہے۔ خصوصاً رمضان المبارک میں تو چند ماہ پہلے ہی وعدہ لے لیا جاتا ہے۔

جامعہ محمدیہ میں خطبات:

شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ کی وجہ سے ہی راقم کو وقتاً فوقتاً جامعہ محمدیہ چوک نیائیں میں خطبہ جمعہ پڑھانے کا موقع ملا۔ محدث نور پوری رحمہ اللہ بھی کبھی کہیں جمعہ پڑھانے جاتے تو جماعت مجھے ہی جمعہ کے لیے حکم فرماتی اور میں وہاں جمعہ کے خطبہ کے لیے حاضر ہو جاتا۔

رمضان المبارک میں کئی مرتبہ مناظر اسلام مولانا عمر صدیق صاحب فون کر دیتے کہ جماعت کی خواہش

تشریف لائے اور قلی کی ایمانداری دیا ننداری اور بلند کرداری کی گواہی دی۔ قلی عدالت سے بری ہو گیا، لیکن جج صاحب اس قلی کے ساتھ اس کے گھر تک گئے کہ ایسا سب کچھ کیسے ہوا؟ کس نے تیرے جیسے ایماندار کو مقدمہ میں پھنسانے کی کوشش کی ہے۔ قلی نے جج صاحب کو صاف بتا دیا کہ کس طرح فاقہ سے مجبور ہو کر ایسی حرکت کا مرتکب ہوا۔ خیر جج صاحب کہنے لگے کہ اگر مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں کبھی تمہاری صداقت کی گواہی نہ دیتا۔ مولانا پھر علماء کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے: دیکھا! ہزاروں کو ہاتھ نہیں لگایا لیکن چند لوگوں کے بندوں پر نیت خراب ہو گئی۔ میں تمام علماء سے گزارش کرتا ہوں کہ ہر وقت اللہ پاک کی حفاظت اور پناہ میں رہنے کی دعائیں بھی کرتے رہو اور مالی معاملات سے دور رہنے اور بچنے کی کوشش کریں۔ معلوم نہیں نیت کب خراب ہو جائے۔ علماء کے کردار کی خرابی کا سارا اثر دین کی نشر و اشاعت پر پڑتا ہے۔

اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث نے مولانا حکیم محمد صفدر عثمانی کی کاوشوں کو بھی سراہا کہ کس طرح ایک اکیلے بندے نے محنت و کوشش کر کے ایک نئے اسلامی مرکز کی بنیاد رکھی۔ پھر انہوں نے موصوف کے لیے دعاء بھی فرمائی کہ اللہ پاک ان کی محنت و کوشش کو شرف کامیابی عطا فرمائے۔

حافظ عبداللہ شیخوپوری کی تیمارداری:

ایک دفعہ راقم، مولانا صادق عتیق اور مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ شیخوپوری کی تیمارداری کے لیے شیخوپورہ گئے۔ جب کوٹ رنجیت سنگھ سے گزرنے لگے تو مولانا صادق عتیق، مولانا عبداللہ سے کہنے لگے کہ حضرت! یہ مولانا صفدر عثمانی کا گاؤں ہے یہاں دیسی مرغ بہت اچھے ہوتے ہیں۔ آج عثمانی صاحب کو دعوت کھانا ضروری ہو گیا ہے۔ مولانا موصوف تھوڑا سا مسکرائے میں سمجھ گیا کہ بات بن گئی ہے۔ میں تو پہلے ہی چاہتا تھا کہ حضرت مجھ مسکین کے گھر سے کھانا کھائیں۔ یوں میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ چنانچہ میں نے گھر والوں سے کہا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ میرے ساتھ ہیں ہم حافظ عبداللہ شیخوپوری کی تیمارداری کے لیے آئے ہیں اور کھانا ہم نے یہاں ہی کھانا ہے اس لیے آپ مرغ پکا دیں۔ چنانچہ ہم جب حافظ عبداللہ (رحمہ اللہ) کے پاس

کہ جہاں ملک کی وزیر اطلاعات اپنی بلاؤں کو ٹالنے کے لئے انڈوں کی مشکل کشائی کا سہارا لیتی ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ ان کی مشکلات چھ انڈے صدقہ کرنے سے حل ہو جائیں گی اور وہ اس سارے عمل کی باقاعدہ ویڈیو بھی بنا رہی ہیں۔ ایسے معاشرے میں اگر کوئی جعلی اصلی پیر میں مریدوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے تو ہمیں کچھ زیادہ حیران نہیں ہونا چاہیے۔ جس ملک میں اپوزیشن پارٹی کے سربراہ جناب مخدوم امین فہیم صاحب خاندانی جائیداد بچانے کے لئے اپنی بہنوں کا نکاح قرآن پاک سے کر دیں۔ جہاں تبدیلی اور ملک کی تقدیر بدلنے کی دعویٰ پارٹیوں کے اہم عہدوں پر لوگوں کے نذرانوں پر پلٹنے والے گدی نشین قابض ہوں وہاں میں افراد کے گلے کاٹنے جیسی حرکت کوئی بڑی بات نہیں لگتی۔ جس ملک میں کبھی اس بارے پوچھا ہی نہ گیا ہو کہ بڑے بڑے جاگیرداروں کے پاس جائیدادیں کن خدمات کے صلے میں آئیں اور انہوں نے لوگوں کی اندھی عقیدت کو انگریزوں کی حمایت کے لیے کیوں استعمال کیا تھا لیکن کوئی سوال نہیں کرتا۔ اس معاشرے کا مستقبل کیا ہوگا کہ جہاں لوگوں کی دین سے محبت کو بیری

مریدی کے نام پر اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ آئے روز کسی نہ کسی جعلی پیر یا نام نہاد عامل کے ہاتھوں کسی خاتون کی عزت تار تار ہوتی ہے، کسی بچے کو جادو کے لئے قتل کیا جاتا ہے، لوگ اپنے مال و متاع سے محروم ہوتے ہیں، کسی مرید کی جان لے لی جاتی ہے یا شراب، بھگ، چرس اور نشیات کے باعث قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں لیکن اس قتل و غارت اور مکروہ دھندے کے بارے کہیں بات نہیں ہوتی۔ بس ایک چھوٹی سی خبر سنا کر پیر کو ”جعلی“ قرار دے دیا جاتا ہے اور سب پھر سے کسی نئے واقعے کا انتظار شروع کر دیتے ہیں۔ یہ کوئی مسلکی اختلاف، اولیائے کرام کی تعلیم و تربیت اور تصوف کا مسئلہ نہیں بلکہ ہمارے معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹنا ہونا سوز ہے کہ جو ہمارے اہل خانہ کی جان لے رہا ہے۔ اس بارے میں معاشرے کے ہر فرد کو سوچنا ہوگا اس سے پہلے کہ ہم بھی کسی نام نہاد جعلی پیر یا عامل کے ہاتھوں کسی اپنے کی لاش اٹھائے ماتم کر رہے ہوں!!! کوئی وزیر اطلاعات صاحبہ کو بتلائے کہ مشکلات اور بلائیں انڈے دارنے سے ختم نہیں ہوتیں بلکہ عوام کی خدمت کرنے سے حل ہوتی ہیں۔

”پیر صاحب“ کا کارنامہ

جناب پروفیسر عبدالحفیظ عاصم

ہیں۔ ملک بھر کے ہر طبقہ فکر اور مسالک کے علمائے کرام بیری مریدی اور مزارات پر ہونیوالے غیر شرعی امور اور خرافات کے حوالے سے واضح موقف دے چکے ہیں۔ یہ مسئلہ کوئی مسلکی اختلاف کا نہیں بلکہ اس دھندے کی آڑ میں اسلام کو بدنام کرنے والے ساتھ ساتھ بعض گمراہ اور بدفطرت افراد اپنے مذموم مقاصد حاصل کرتے ہیں۔ حکومت، علمائے کرام، سکارلز اور معاشرے کے ہر طبقے کو چاہیے کہ اس حوالے سے اپنا کردار ادا کریں تاکہ سادہ لوح عوام کی زندگیاں بچائی جاسکیں۔ عورتوں کی عزتوں کا تحفظ ہو اور نذرانوں کے عوض عیاشی کرتے ان گدی نشینوں اور نام نہاد بیرون مریدوں کی روک تھام ہو سکے۔ یہ اولیائے کرام کے

سرگودھا میں ایک اچھے خاصے پڑھے لکھے ایکشن میشن میں بیسویں گریڈ کے آفیسر ”پیر“ کے ہاتھوں میں مریدوں کے قتل نے پورے معاشرے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ میڈیا پورا زور لگا کر ثابت کرنا چاہ رہا ہے کہ پیر صاحب کوئی جاہل، گنوار اور ”جعلی“ تھے۔ لیکن اس حقیقت کو جھٹلانا ممکن نہیں کہ بیسویں گریڈ تک کوئی پڑھا لکھا ہی پہنچتا ہے۔ اس کے اصلی ہونے کی اس سے بڑی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اس بھیا تک واردات کے بعد بھی اس کے عقیدت مندوں میں اتنا بھی حوصلہ نہیں پڑا کہ کوئی مقدمے کا مدعی تک بن جائے۔ ہر کوئی پیر صاحب کے جلال سے خوفزدہ ہے۔ ادھر پیر صاحب بھی جاگ دکھل اعلان کر رہے ہیں کہ انہیں ذرا

الیہ تو یہ بھی ہے کہ پیر صاحب جو مرضی کرتے رہیں، ہزاروں مرید بھی بنالیں، ہر قسم کی حرکتیں بھی دھڑلے سے کریں لیکن کوئی نہیں پوچھتا۔ جیسے ہی وہ کوئی بڑی ”واردات“ ڈالتے ہیں اور معاملہ میڈیا تک پہنچتا ہے تو وہ ”جعلی اور نام نہاد“ قرار پاتے ہیں۔

واردت نہیں بلکہ ان کا نام استعمال کر کے عوام کو لوٹنے والے ڈاکو ہیں جن کا دین سے کوئی بھی تعلق نہیں۔

الیہ تو یہ بھی ہے کہ ہمارے معاشرے میں تو ہم پرستی، بدعقیدگی اور جاہلانہ رسومات صرف سادہ لوح دیہاتی اور ان پڑھ لوگوں تک محدود نہیں۔ ہماری سیاست، حکومتی عہدے بلکہ ہر جگہ چھوٹی بیری مریدی کا راج ہے۔ وزیر اعظم نواز شریف اپنی قسمت جگانے کے لئے ایک بابا جی کی چھڑیاں کھا چکے ہیں جبکہ انہی بابا جی نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو بھی چھڑی مار کر خوشخبری سنائی تھی۔ تازہ ترین ویڈیو ہماری سرگرم وزیر اطلاعات محترمہ مریم اورنگزیب صاحبہ کی سامنے آئی ہے جس میں وہ ہاتھوں میں چھ عدد انڈے پکڑ کر بیٹھی ہیں۔ ان کے ساتھ بیٹھی ایک بزرگ خاتون ایک ایک کر کے انڈے مریم اورنگزیب کے سر سے دارتی ہیں اور بعد ازاں یہ سارے انڈے صدقہ کرنے کے لئے کسی کو پکڑا دیے جاتے ہیں۔ جی ہاں! یہ الیہ ہے ہمارے معاشرے کا

موقعہ دیا جائے تو وہ ان میں افراد کو دوبارہ زندہ بھی کر سکتے ہیں۔ ہاں البتہ پولیس سے اپنی رہائی خواہش کر سکتے۔ صدقے بائیں اس پیر کے مقاصد پر کہ جو قدرت سے لڑ کر مردوں کو زندہ کرنے کا تو دعویٰ دار ہے لیکن چند پولیس والوں کو قابو کرنے

سے قاصر ہے۔ لیکن پھر بھی اس کی باتیں سنی جارہی ہیں۔ یہ تو پکڑا گیا مگر ایسی ہی بہت سی اونچی اونچی ہستیاں اور پہنچی ہوئی سرکاریں آپ کو بند جگہ مل جائیں گی۔ جن کے عقیدت مندوں کی بڑی تعداد بھی موجود ہے۔ کوئی مگر چھوٹی کی پوجا کر رہا ہے، کوئی گندے تالابوں میں ڈبکیاں لگوا رہا ہے، کوئی برہنہ کر کے زدوکوب کر رہا ہے، درخت سے اٹلے لٹکا کر علاج کر رہا ہے، زنا، شراب نوشی، بھگ، چرس اور جرائم کی داستانیں ہیں کہ جو بیری مریدی کی آڑ میں برپا کی جا رہی ہیں۔ الیہ تو یہ بھی ہے کہ پیر صاحب جو مرضی کرتے رہیں۔ ہزاروں مرید بھی بنالیں، ہر قسم کی حرکتیں بھی دھڑلے سے کریں لیکن کوئی نہیں پوچھتا۔ جیسے ہی وہ کوئی بڑی ”واردات“ ڈالتے ہیں اور معاملہ میڈیا تک پہنچتا ہے تو وہ ”جعلی اور نام نہاد“ قرار پاتے ہیں۔ معاملے کا رخ ہی بدل دیا جاتا ہے گویا ایک شخص کو مورد الزام ٹھہرا کر باقی سب کو بچا لیا جاتا ہے کہ جو اس سارے گھناؤنے دھندے میں ملوث

مہار کشاو

حویلی لکھا میں نظمیں اجلاس

حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ نے زیر نظر کتاب ”استاد گرامی مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجپانی رحمۃ اللہ علیہ“ میں اپنے استاد گرامی اور مربی شیخ الحدیث مولانا محمد عطاء اللہ حنیف محدث بھوجپانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی، ان کی دینی، تدریسی، تصنیفی اور جماعتی

شیخ الحدیث مولانا محمد عطاء اللہ حنیفؒ معروف ’محقق‘ نامور مدرس اور اسلامی علوم و فنون کے جید عالم دین تھے۔ مرحوم کو کتابوں سے گہرا شغف و وسعت مطالعہ طبعیت میں سادگی اور سلفیت ان کے کردار کا مظہر ہیں۔ آپ حضرت العلام مولانا حافظ محمد محدثؒ گوندلوی رحمہ اللہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے جن کے کئی تلامذہ عرب و عجم میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت مولانا بھوجیاٹی کے تلامذہ بھی تبلیغ و تدریس اور صحافت کے شعبہ میں مسلک اہل حدیث کی خدمت میں پیش پیش رہے ہیں۔ ان میں مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ اور مولانا حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ اور دیگر علماء شامل ہیں۔ مولانا بھوجیاٹی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قیام کے لیے حضرت مولانا سید محمد داد غزنویؒ حضرت مولانا محمد اسماعیل سلمیٰ اور پروفیسر عبدالقیومؒ کی مشاورت سے مختلف مقامات کے دورے کئے اور علماء سے ملاقاتیں کیں۔ چنانچہ مولانا سید

منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل..... خیرات میں جہ و دستار نہیں ملتے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ، مظفر آباد میں

مؤرخہ ۱۱ مارچ ۲۰۱۷ء بروز ہفتہ مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں و کشمیر کے ناظم اعلیٰ دانیال شہاب مدنی کی دعوت پر مرکزی جمعیت اہل حدیث مظفر آباد کے زیر اہتمام سیرت شافع محشر رضی اللہ عنہ کانفرنس میں شرکت کے لیے راقم و مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب ناظم حافظ محمد یونس آزاد مرکزی طرف سے آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد پہنچے۔ مظفر آباد کا موسم بارش اور گرد و نواح پہاڑوں پر برف باری کے سبب سخت سرد تھا۔ بعد نماز عصر مظفر آباد پہنچے تو دل غمگین تھا، کیونکہ آج ہمارے منظر بانی اہل حدیث آزاد جموں و کشمیر مولانا محمد یونس اثریؒ اور ان کے فرزند ثانی امیر آزاد جموں و کشمیر پروفیسر شہاب الدین مدنی نہیں تھے۔ مولانا محمد یونس اثریؒ نے آزاد کشمیر میں مسلک اہل حدیث کی بنیاد ۱۹۵۲ء میں رکھی تھی اور مشکلات و تکالیف کو برداشت کر کے آزاد کشمیر کے چپہ چپہ اور ہر جگہ میں قرآن وحدیث کی آواز حق کو پہنچایا تھا۔ آزاد کشمیر بھر میں سینکڑوں مساجد تعمیر کی تھیں۔ اس کے علاوہ مولانا محمد یونس اثریؒ نے نہ صرف جماعت کو کشمیر میں مضبوط کیا بلکہ خطہ کشمیر میں سیاسی طور پر بھی اپنا نوا مانوایا تھا۔

مولانا محمد یونس اثریؒ اور ان کے ساتھیوں نے آزاد کشمیر میں جس طرح سے دین کے لیے خدمات انجام دیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد میں اہل حدیث کی شان وشوکت کا شہکار اور جماعت کا سب سے بڑا مرکز توحید جامعہ محمدیہ مولانا محمد یونس اثریؒ کی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جو آج بھی پوری آب و تاب سے کشمیر کے افق پر چمک رہا ہے۔ مولانا محمد یونس اثریؒ کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند میرے بھائی پروفیسر شہاب الدین مدنی جو کہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے فارغ التحصیل تھے نے اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نہ صرف ان کے مشن محمدی کو آگے بڑھایا بلکہ آزاد کشمیر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی قیادت کرتے ہوئے جماعت کو مضبوط و فعال بنانے میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔ آزاد کشمیر میں آنے والے زلزلے کے بعد انہوں نے جس طرح سے عوام کی خدمت کی اور پھر آزاد کشمیر بھر میں مساجد کی تعمیر نو خصوصاً دارالحکومت مظفر آباد میں جس طرح اہل حدیث مساجد شہید ہو گئیں ان کی تعمیر نو کے لیے جو کردار ادا کیا وہ لائق تحسین ہے۔ پروفیسر شہاب الدین مدنی جامعہ محمدیہ کے رئیس و مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں و کشمیر کے

حیات امیر رہے۔ ان کی وفات سے جماعت کو بالخصوص ریاست آزاد جموں و کشمیر کو ایک ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔ بہر کیف ہمارا یہ جماعتی سفر اس وقت مولانا محمد یونس اثریؒ کے پوتے اور پروفیسر شہاب الدین مدنی کے ہونہار بیٹے مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں و کشمیر کے منتخب ناظم اعلیٰ و نائب رئیس جامعہ محمدیہ مظفر آباد دانیال شہاب مدنی کی دعوت پر سیرت شافع محشر رضی اللہ عنہ کانفرنس میں شرکت کے لیے تھا۔ کانفرنس میں شرکت کے لیے پہنچنے سے قبل دانیال شہاب مدنی کی رہائش گاہ مدنی ہاؤس پہنچے جہاں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے وفد کا پرچاک استقبال مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں و کشمیر کے امیر مولانا محمد صدیق صدیقی بالا کوٹی، ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں و کشمیر دانیال شہاب مدنی، مرکزی جمعیت اہل حدیث مظفر آباد کے رہنما قاری محمد عارف، قاری منظور احمد، مولانا محمد حنیف، مولانا فضل الرحمن وغیرہ علمائے کرام نے کیا۔ اس دوران مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب ناظم و مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں و کشمیر کے سینئر نائب امیر مولانا سید عتیق الرحمن شاہ محمدی بھی مدنی ہاؤس پہنچ گئے۔ اس موقع پر مدنی ہاؤس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائدین کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں و کشمیر کے ناظم اعلیٰ دانیال شہاب مدنی کی جانب سے پر تکلف استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مدنی ہاؤس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں و کشمیر کے امیر مولانا محمد صدیق صدیقی بالا کوٹی، ناظم اعلیٰ دانیال شہاب مدنی، سینئر نائب امیر مولانا سید عتیق الرحمن شاہ محمدی کے ساتھ جماعتی حوالے سے سیر حاصل گفتگو ہوئی اور مختلف امور زیر غور رہے۔

سیرت شافع محشر رضی اللہ عنہ کانفرنس میں جانے سے قبل آزاد کشمیر میں اہل حدیث کی قدیم علمی درسگاہ جامعہ محمدیہ مظفر آباد کا دورہ کیا۔ اس بات پر بہت مسرت ہوئی کہ مولانا محمد یونس اثریؒ اور پروفیسر شہاب الدین مدنی کے جانشین دانیال شہاب مدنی نہایت خوش اسلوبی سے اپنے ادارے کے نظام کو چلا رہے ہیں بلکہ اس میں جدت لانے کے لیے بھی مصروف عمل ہیں اور یہ جان کر بھی خوشی ہوئی کہ دانیال شہاب جامعہ محمدیہ کو ایک جدید اسلامی طرز کی یونیورسٹی بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عزم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے ساتھ ان کے لیے آسانیاں پیدا فرمائے۔ آمین!

جامعہ محمدیہ میں اس وقت بڑی تعداد میں طلبہ زیر تعلیم ہیں جو قرآن کریم کو اپنے سینوں میں محفوظ کرنے کے ساتھ درس نظامی کی تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ مغرب کے قریب مرکزی جمعیت اہل حدیث کا وفد مرکزی جمعیت اہل حدیث مظفر آباد کے زیر اہتمام سیرت شافع محشر رضی اللہ عنہ کانفرنس میں شرکت کے لیے جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث سنٹر پلیٹ کی جانب، مدنی ہاؤس سے روانہ ہوا۔ جائے کانفرنس پہنچنے پر پرچاک استقبال کیا گیا، مرکزی جمعیت اہل حدیث مظفر آباد کے ذمہ داران و کارکنان نے انتہائی محبت کا اظہار کیا۔ اس دوران سپیکر پر ہماری آمد کا اعلان بھی ہو چکا تھا۔ مسجد کا احاطہ سیرت شافع محشر رضی اللہ عنہ کانفرنس میں شرکت کے لیے آئے ہوئے۔ سامعین سے بھرا پڑا تھا۔ جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث سنٹر پلیٹ مظفر آباد انتہائی با رونق و خوبصورت مسجد ہے۔ مظفر آباد شہر کا موسم بارش کی وجہ سے سخت سرد تھا لیکن اس کے باوجود کانفرنس میں شرکاء کی حاضری بھی مثالی تھی۔ سیرت شافع محشر رضی اللہ عنہ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اور تلاوت کلام پاک کی سعادت جامعہ محمدیہ کے طالب علم حافظ عیسر نے حاصل کی۔ حمد کے لیے ادارہ زید بن حارثہ کے طالب علم تشریف لائے اور نعت مصطفیٰ رضی اللہ عنہ کی سعادت مولانا عبدالرشید صدیقی اور جامعہ محمدیہ کے طالب علم حافظ جہانگیر عثمانی کو حاصل ہوئی۔ اس کانفرنس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی سینئر قیادت بشمول راقم سمیت مولانا سید عتیق الرحمن شاہ محمدی، حافظ محمد یونس آزاد، مولانا محمد صدیق صدیقی بالا کوٹی، میزبان کانفرنس دانیال شہاب مدنی، متحدہ جہاد کونسل کے سیکرٹری جنرل و امیر تحریک المجاہدین شیخ جمیل الرحمن، مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں و کشمیر کے سرپرست محی الدین اثریؒ، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سابق سیکرٹری قاضی محمد طیب، مرکزی جمعیت اہل حدیث مظفر آباد کے رہنما حاجی محمد شفیق عباسی، مولانا محمد یونس صدیقی، حافظ عبدالغفور طاہری، قاری اشرف جانناز، قاضی محمد طارق، قاری شیخ محمد ندیم، قاری غلام اللہ، عبدالشکور آزاد، کمانڈر ابو حمزہ، مولانا منظور بٹ، مولانا عبدالوحید آزاد، مولانا عبدالرشید صدیقی، مولانا قاری محمد عظیم، مولانا فضل الرحمن عثمانی، مولانا فضل الرحمن فاروقی، مولانا قاری محمد جان، مولانا محمد ادریس عتیق، مولانا عبدالرشید محمود، مولانا محمد حنیف واسطی، مولانا میر زمان ثابت سمیت دیگر اہم سیاسی، سماجی و کاروباری شخصیات بھی موجود تھیں۔ سیرت شافع محشر رضی اللہ عنہ کانفرنس کی صدارت مرکزی جمعیت اہل حدیث کے بزرگ رہنما مولانا محمد یونس اثریؒ کے ساتھی و سابق سیکرٹری قاضی محمد طیب نے کی۔ شیخ سیکرٹری کے

فرانس مولانا محمد یونس صدیقی نے باحسن اسلوب ادا کیے۔
سیرت شافعہ رحمہ اللہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے راقم نے کہا کہ اسلام دنیا کا سب سے پر امن مذہب ہے اسلامی تعلیمات میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہونے والی کتب وحیوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ عقیدہ ختم نبوت علیہ السلام کا بنیادی جزو ہے۔ بین المذاہب ہم آہنگی کو دنیا میں سب سے پہلے نبی ﷺ نے فروغ دیا۔ امت مسلمہ کی کامیابی قرآن وحدیث پر عمل کرنے سے ہی ممکن ہے۔ پاکستان ہمارا ملک ہے اپنے ملک کو مذہبی دہشت گردی سے آزاد کروانے کے لیے ہر ممکن اقدامات کریں گے۔ مظفر آباد تحریک آزادی کشمیر کا بیس کیمپ ہے انصار کا کردار ادا کرنے کے لیے آزاد کشمیر و پاکستان کے عوام کو اپنا رول ادا کرنا ہوگا۔ عالم اسلام کے لیے لازم ہے کہ عقیدہ ختم نبوت ﷺ کی مکمل طور پر پہرہ داری کریں۔ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی دنیا کا سب سے بڑا اور ناقابل معافی جرم ہے۔ قرآن وحدیث امت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے موجود ہے تو ایسے میں امت مسلمہ کا تقوتوں میں بٹ جانا اور ایک دوسرے کے خلاف صف آراء رہنا لمحہ فکریہ ہے۔ اقوام عالم مل کر امت مسلمہ کے خلاف سازشوں کے جال بچھا رہے ہیں ان سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے امت مسلمہ کے لیے لازم ہے کہ قرآن وحدیث کو مضبوطی سے تھام لیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب ناظم حافظ محمد یونس آزاد نے پنجابی زبان میں بہترین خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ اہل حدیث کی دعوت صرف قرآن وحدیث کی دعوت ہے۔ دنیا و آخرت میں فلاح کا راستہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہی ممکن ہے۔ مرکزی آزاد جموں کشمیر کے امیر مولانا محمد صدیق صدیقی بلا کوئی نے کہا کہ دنیا کی کوئی طاقت اسلام کے پیغام کو روک نہیں سکتی۔ اسلام پیغام امن بھی ہے اور پیغام اخوت بھی، لیکن اسلام کی آڑ میں چھپے ہوئے دشمنوں کو بے نقاب کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ اسلامی تعلیمات کی صرف ہمیں حفاظت ہی نہیں کرنا بلکہ ان تعلیمات پر عمل درآمد بھی کرنا ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں کشمیر کے ناظم اعلیٰ دانیال شہاب مدنی نے سیرت شافعہ رحمہ اللہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیاں اور ان کی خدمات امت مسلمہ کے نوجوانوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ دنیا میں ہدایت کا منبع صرف بیت اللہ مسجد نبوی ﷺ ہے۔ دین اسلام میں کسی قسم کا جبر نہیں لیکن امت مسلمہ کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی زندگی اور ان کی

سنت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں۔ امت مسلمہ کا آپس میں اخوت کا رشتہ قائم ہے۔ نوجوانوں کو اپنے ملک پاکستان کی سلامتی و اس کی بقاء کے لیے ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب ناظم و آزاد جموں کشمیر کے سینئر نائب امیر مولانا سید عتیق الرحمن شاہ محمدی نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسلمان کبھی بھی اپنے بھائی کو تکلیف نہیں دے سکتا۔ اسلام تو دشمن کے ساتھ بھی پیار و محبت سے پیش آنے کا حکم دیتا ہے۔ معاشرے میں عدم برداشت کا جو عنصر پروان چڑھ رہا ہے اس سے مسائل جنم لے رہے ہیں۔ اسلام نے جہاد کا حکم دیا ہے کہ جہاد دشمن کے ساتھ کس وقت اور کس طرح کرنا ہے اس کا بھی مکمل طریقہ نبی ﷺ نے بتلایا ہے لیکن اسلام نے نیچے اور مسلمان بھائی کے خلاف ہندوق اٹھانے پر بھی سختی سے منع فرمایا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کی تعلیمات دنیا کے ہر شعبے کے لیے موجود ہیں۔ متحدہ جہاد کونسل کے سیکرٹری جنرل و امیر تحریک المجاہدین شیخ جمیل الرحمن نے اپنے خطاب میں کہا کہ کشمیر میں نیچے مظلوم عوام نے ہندوستانی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لیے جہاد کا راستہ اختیار کر رکھا ہے۔ آزادی کشمیر کے حصول کے لیے کشمیری چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ مظفر آباد تحریک آزادی کشمیر کا بیس کیمپ ہے لیکن الیہ ہے کہ یہاں کی حکومت مقبوضہ کشمیر کے عوام کے لیے کچھ بھی کرنے سے قاصر ہیں۔ آزاد کشمیر کے عوام کو انصار کا کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی خدمات، لگن اور محبت کو انتہائی احسن الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ کانفرنس کے اختتام پر شرکاء کانفرنس کے لیے ضیافت کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

فضائل درود شریف

چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جس نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک کو بوزھا پایا لیکن ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی۔ میں نے جواب میں کہا آپس۔“
جو شخص دنیا میں آپ ﷺ پر درود نہیں پڑھتا اس کے لئے ہلاکت ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے، فرشتوں نے اور خود رسول اکرم ﷺ نے بھی بددعا کی۔
رسول اللہ ﷺ نے جن جن مقامات پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے دیے تو ہر وقت اہل ایمان کو درود پڑھنا چاہیے لیکن بعض مقامات ایسے ہیں جہاں درود

پڑھنا مسنون ہے۔ ان میں نماز ختم کرنے سے پہلے درود پڑھنا، نماز جنازہ کی دوسری تکبیر میں درود پڑھنا، اذان سننے کے بعد اور دعا مانگنے سے پہلے، جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنا مسنون ہے۔ گناہوں کی مغفرت حاصل کرنے کے لئے، تکلیف، مصیبت، رنج و غم کے موقع پر اور رسول اللہ ﷺ کا اسم مبارک سننے، پڑھنے یا لکھنے کے وقت درود پڑھنا، مسجد میں داخل ہوتے اور نکلنے وقت، نماز سے فارغ ہونے کے بعد بھی آپ پر درود پڑھنا مسنون ہے۔ اسی طرح ہر مجلس و محفل میں بھی اور ہر صبح و شام دس دس مرتبہ درود پڑھنا قیامت کے روز آپ ﷺ کی شفاعت کا حقدار بناتا ہے۔ مسلمان ہونے اور نبی کریم ﷺ کا امتی ہونے کے ناطے ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے اور محبت رسول ﷺ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم ہمہ وقت آپ ﷺ کی ذات پر درود پڑھیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی ہم پر رحمتیں نازل ہوں ہمارے گناہ معاف ہوں اور ہمارے درجات بلند ہوں اس کے ساتھ ساتھ روز محشر آپ ﷺ کی شفاعت بھی نصیب ہو۔
اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محترم مفتی عبدالستار احمد کی گوجرانوالہ آمد

محترم عالم دین مفتی عبدالستار احمد فاضل مدینہ یونیورسٹی 12 اپریل 2017ء کو میاں چنوں سے گوجرانوالہ پہنچے۔ علماء کرام اور احباب جماعت نے ان کا خیر مقدم کیا۔ بعد نماز عصر ماذل ناؤں میں جامعہ رحمن اہل حدیث کی تقریب تکمیل بخاری و تقسیم اسناد میں شرکت فرمائی اور آپ نے صحیح بخاری شریف کی اہمیت، ثقاہت، امام بخاری علیہ الرحمہ کی ثقاہت اور خدمات حدیث پر تفصیلی روشنی ڈالی اور بخاری شریف کی آخری حدیث پر عالمانہ فاضلانہ اور محققانہ درس ارشاد فرمایا۔ حافظ عبدالرحمن اعظم اور مولانا محمد یحییٰ شاہین نے بھی سیرت امام بخاری رحمہ اللہ پر خطابات فرمائے۔ تقریب میں علماء کرام اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مفتی صاحب نے فارغ التحصیل طلبہ میں اسناد اور انعامات تقسیم کیے۔ نماز مغرب سے قبل دعائے خیر پر تقریب اختتام کو پہنچی۔ محترم مفتی صاحب کو گرجاؤں اور دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا اور آپ نے لاہور پہنچ کر پیغام ٹی وی میں اپنا درس ریکارڈ کروایا۔ (نمائندہ خصوصی)

ایمانی جامعہ مکالمہ کا پہلا اجتماع

© 19 مارچ 2017 بروز اتوار 9:30 بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہو، تلاوت کا اعزاز قاری طلحہ شان محترم جامعہ ہذا کے حصہ میں آیا، استقبالیہ کمیٹی کے انچارج عمر فاروق ہاشمی اپنے رفقاء کے ساتھ فاضلین کا استقبال کر رہے تھے۔ ادھر طعام کمیٹی کے انچارج محمد رفیق زاهد صاحب بڑے سلیقے سے مہمانوں کی ضیافت میں مصروف تھے۔ ویسے تو فاضلین کی فہرست بہت طویل ہے لیکن اکثر کو رابطہ نمبر نہ ہونے کی وجہ سے اطلاع نہ ہو سکی جس پر راقم معذرت خواہ ہے اس نشست میں حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے دور کے فاضلین نے ماشاء اللہ اپنی اپنی گفتگو سے پرانی یادیں تازہ کر دیں خصوصاً مولانا محمد ابراہیم خلیل کی گفتگو نے سامعین کو بڑا محظوظ کیا۔ اس کے بعد سرپرست جامعہ حافظ عبدالرحمن یوسف شیخ الحدیث نے بڑے خوبصورت الفاظ میں اظہار تشکر ادا کیا پھر مدیر الجامعہ پروفیسر عبید الرحمن صاحب نے اجتماع کے اغراض و مقاصد اور جامعہ کا تعارف پیش کیا۔ ظہر کے بعد فاضلین کو ظہرانہ دیا گیا۔ پورے دو بجے دوسری نشست شروع ہو گئی جس میں قاری محمد شاہد مدرس راجوال نے تلاوت اور قاری طلحہ شان نے جامعہ پر اور مدارس کی اہمیت پر بڑی شاندار نظم پیش کی۔ اس کے بعد ابونعمان بشیر صاحب مدرس دارالدعوة السلفیہ نے ہنگامہ فکری فہم و قیصر انسانیت کے موضوع پر بڑا جامع درس دیا۔ ان کے بعد مطالعہ کی اہمیت پر مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ نے بڑا عالمانہ خطاب کیا۔ عصر کی نماز پڑھ کر یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ ہر لحاظ سے یہ پروگرام الحمد للہ کامیاب رہا۔ اللہ سب کی کاوشیں قبول فرمائے اور اخلاص کی نعت سے نوازے۔ آمین! عنایت اللہ امین انچارج شعبہ نشر و اشاعت دارالحدیث راجوال

محفل حسن قراءت و نعت

© مصور ویلفیئر کونسل رجسٹرڈ گوجرہ کے زیر اہتمام محفل حسن قراءت و نعت ۱۸ مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد اہل حدیث محلہ انصار کالونی گوجرہ میں منعقد ہوئی جس میں صدارتی ایوارڈ یافتہ قاری نوید الحسن لکھوی (فیصل آباد) قاری نعمان جعفر گوجرانوالہ قاری صہیب یونس گوجرہ نے خوبصورت انداز میں تلاوتیں کیں جبکہ مولانا منظور احمد بھٹ (صہب آنہ) مولانا عبدالقادر عثمان نے خطاب کیا۔ اس موقع پر پوتھ فورس کے ذمہ داران اور احباب جماعت موجود تھے۔ منجانب: سرفراز حسن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لیے ہم ہر حد عبور کر سکتے ہیں۔ امیر محترم

© حکمرانوں نے ناموس رسالت کے معاملے میں ابھی تک غفلت کا مظاہرہ کیا ہے۔ تحفظ ناموس رسالت ہمیں اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہے اور حرمت رسول ﷺ کے لیے ہم ہر حد عبور کر سکتے ہیں۔ ہمارے نزدیک سیاست اقتدار کے تحفظ کے لیے نہیں بلکہ اقتدار کے استحکام کے لیے جدوجہد کا نام ہے۔ قیام پاکستان کے لیے اہل حدیث عوام کی جدوجہد اور قربانیاں ناقابل فراموش ہیں۔ جبکہ آج بھی اہل حدیث تحفظ پاکستان کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ مگر ہم دہشت گردی کو دین سے منسلک کرنے کی کوششوں کی مذمت کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے گزشتہ روز یہاں علماء کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجتماع کی صدارت امیر فیصل آباد مولانا عبدالرحمن آزاد نے کی۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے علماء و ذمہ داران کے اس تاریخی کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے مسلم لیگ کے ساتھ اقتدار شیر نہیں کیا بلکہ اقتدار کے تحفظ کے لیے تعاون کیا ہے۔ مگر کئی مواقع پر حکمرانوں نے ہمیں مایوس کچا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم نے بنگا دہل حکمرانوں کی مخالفت کی ہے۔ ناموس رسالت کے معاملہ میں بھی حکومتی اقدامات کو ناکافی سمجھتے ہیں۔ بلاگرز کے معاملہ میں بھی حکومت نے چشم پوشی کرتے ہوئے ہمارے جذبات مجروح کیے ہیں۔ توہین رسالت کے قانون کے ناجائز استعمال کو روکنے کے لیے موثر اقدامات کی ضرورت ہے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے ملکی سیاست میں گالی گلوچ کرنے اور تحقیرانہ تصویروں کے استعمال کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے قتل اور برداشت کے رویوں کو فروغ دینا سیاست دانوں کی ذمہ داری قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث نے اتحاد امت کی ہر کوشش میں اپنا عملی کردار ادا کیا۔ یوم پاکستان کی پریڈ میں سعودی فوجی دستوں کی شرکت نے پاک سعودیہ تعلقات کو کئی جہت بخشی ہے۔ رانا شفیق پسروی ایڈیشنل سیکرٹری جنرل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اہل حدیث نے اتحاد امت کی ہر کوشش پاکستان کے ماتھے کا جھومر ہے۔ اہل حدیث نے ہمیشہ گستاخانہ رسول کا راستہ روکا ہے۔ انہوں نے خوارج کی مذمت کرتے ہوئے امت کو ان کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا۔ پروفیسر یسین ظفر سیکرٹری جنرل وفاق المدارس نے اصلاح معاشرہ کے لیے میڈیا کو استعمال کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ علامہ عبدالصمد معاذ نے قائدین کو اس کنونشن میں آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ اجتماع میں مختلف قراردادوں کے ذریعے بلاگرز کو گرفتار کر کے سزائے موت دینے، عالمی سطح پر قوانین سازی کے لیے ہم چلانے، علماء پر ناجائز مقدمات ختم کرنے، گم شدہ افراد کی بازیابی اور تعلیمی نصاب میں سیرت النبی ﷺ اور سیرت صحابہ کے ابواب شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ کنونشن میں مولانا محمد یوسف انور، مولانا محمد طیب معاذ، پروفیسر نجیب اللہ طارق، مولانا عبدالرشید حجازی، مولانا قاری محمد حنیف بھٹی، مولانا اکبر جاد، امتیاز احمد مجاہد، وکیٹ، مولانا قاری عبدالحفیظ، حاجی بشیر احمد انصاف والے، مولانا نانس مدنی، مولانا بہادر علی سیف، محمد یاسر، محمد انور نعیم، ڈاکٹر محمد طیب، ڈاکٹر محمد سعید چنیوٹی، قاری عظیم اختر، ڈاکٹر عارف شہزاد مفتی نصر اللہ عزیز اور دیگر نے خطاب کیا۔

ملتان، سعودی عرب براہ راست پروازوں کا آغاز خوش آئند ہے

© حج آرگنائزر زایوسی ایشن اور ٹریول ایجنس ایوسی ایشن کے مرکزی رہنما حافظ شفیق کاشف نے سعودی عربین ایئر لائن کی طرف سے ملتان سے سعودی عرب کے لیے براہ راست پروازوں کے آغاز کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے سعودی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد سے بھی جدہ اور مدینہ کے لیے سعودی ایئر لائن براہ راست پروازوں کا آغاز کرے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں وزیر اعظم کے مشیر ہوا بازی سردار مہتاب عباسی سے بھی ملاقات کریں گے۔ حافظ شفیق کاشف نے کہا کہ قطر اور گلف ایئر لائن سمیت خلیج کی دیگر ایئر لائنز جب فیصل آباد سے آپریٹ کر رہی ہیں تو دیگر ایئر لائنز کی رکاوٹیں بھی دور کرنا چاہئیں۔ سعودی ایئر لائن کے فیصل آباد سے آپریٹ کرنے سے عوام کو بڑی سہولت حاصل ہو جائے گی۔

اخبار الجماعۃ

تعلیمی و تربیتی سیمینار

○ زیر اہتمام جمعیۃ اساتذہ پاکستان (سایہال ڈویژن) تعلیمی و تربیتی سیمینار منعقد ہوا۔ جمعیۃ اساتذہ پاکستان نے ملک بھر کے سلفی اساتذہ کو منظم کرنے، پیشہ وارانہ امور میں پروفیشنل گرومنگ اور عصر حاضر میں استاد کے کردار و مقام کو اجاگر کرنے کے لیے تعلیمی و تربیتی سیمینار کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔ اسی ضمن میں جمعیۃ اساتذہ سایہال ڈویژن کی تربیتی و درکشاہت برائے اساتذہ ہلدیہ ہال اوکاڑہ میں منعقد ہوئی۔ سیمینار پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر مرکزی صدر کی زیر صدارت منعقد ہوا جبکہ مہمانان خصوصی سید راشد لطیف شاہ ڈائریکٹر ایجوکیشنری ایجوکیشن سایہال ڈویژن اور رئیس ہلدیہ چوہدری محمد اطہر تھے۔ پروگرام کا آغاز قاری شبیر انجم جنرل سیکرٹری جمعیۃ اساتذہ سایہال ڈویژن کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا جبکہ نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت فاروق امجد عدیل نے حاصل کی۔ عبدالقیوم صابر صدر سایہال ڈویژن نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد حمود کھوی پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج رینالہ خورد نے ”تزکیہ نفس ہی کامیابی کی ضمانت ہے“ کے عنوان پر خوبصورت لیکچر دیا۔ پروفیسر عبدالماجد کشمیری ”پرنسپل الفرقان کالج“ نے ”تعلیم باعلم“ اور معلم کے کردار پر جامع گفتگو کی۔ پاکستان کے معروف امراض دل کے ماہر ڈاکٹر زعیم الدین عابد کھوی نے اساتذہ کو پروفیشنل گرومنگ پر خاص زور دیا۔ طاہر شیخ امیر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث شہر اوکاڑہ نے ”میڈیا کا کردار اور پیغام ٹی وی“ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ آج معاشرہ میں میڈیا نے جس انداز سے بے حیائی، فحاشی اور اغیار کی تہذیب کو فروغ دیا ہے وہ قابل مذمت ہے اور پیغام ٹی وی دنیا میں قرآن و سنت اور شرم و حیا کے فروغ کے لیے سرگرم عمل ہے۔ پروفیسر عطاء الرحمن ظہیر مرکزی جنرل سیکرٹری جنرل جمعیۃ اساتذہ پاکستان نے اپنے خطاب میں ”اساتذہ کے تعلیمی مسائل“ کو اجاگر کیا۔ مخلوط نظام تعلیم کے نقصانات سے آگاہ کیا اور مردانہ تعلیمی اداروں میں خواتین اساتذہ کی تعیناتی کی مذمت کی۔ مرکزی صدر حافظ عتیق اللہ عمر نے کامیاب اور منظم تعلیمی سیمینار کے انعقاد پر سایہال ڈویژن کے اساتذہ کی تحسین فرمائی اور اساتذہ کے کردار اور ذمہ داریوں سے آگاہ کیا اور وطن عزیز اور تعلیمی اداروں میں مثبت تبدیلی کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے جمعیۃ

اساتذہ پاکستان کے اغراض و مقاصد اور اہداف سے بھی سامعین کو آگاہ کیا، انہوں نے اساتذہ کے مسائل کے حل کے لیے اساتذہ کو یقین دہانی کروائی اور تعلیمی اداروں اور نظام تعلیم کو اسلامائزیشن کرنے پر بہت زور دیا۔ تعلیمی سیمینار سے قاری شبیر انجم قاری محمد یعقوب طاہر عبدالجبار زاہد چوہدری محمد اطہر چیئر مین ہلدیہ اوکاڑہ، سید راشد لطیف ڈائریکٹر ایجوکیشن اور آصف جاوید نے بھی خطاب کیا۔ تعلیمی سیمینار میں پروفیسر حافظ محمد عبداللہ نائب صدر پروفیسرز اینڈ لیکچرار ایسوسی ایشن سایہال ڈیڑا، شرف انعام اللہ طاہر تحصیل صدر جمعیۃ اساتذہ رینالہ خورد اور محمد احمد انجم صدر تحصیل اوکاڑہ نے عربی کی تعلیم مخلوط تعلیم کے خاتمہ اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے قرار وادیں پیش کیں۔ تعلیمی سیمینار میں دیگر اساتذہ تنظیموں کے نمائندگان نے بھی بھرپور شرکت کی جس میں تنظیم اساتذہ ضلع اوکاڑہ صدر پروفیسر محمد نعیم سینئر شاف ایسوسی ایشن الائنس کے ضلعی چیئر مین گلزار احمد بھٹی پنجاب نیچرز یونین کے ضلعی جنرل سیکرٹری محمد سرور چوہدری، عربیک اساتذہ کے ضلعی صدر میاں محمد اقبال، سبکیٹ سہیل شاف ایسوسی ایشن ضلع کے جنرل سیکرٹری رانا محمد طارق، انگلش نیچرز ایسوسی ایشن کے ضلعی صدر محمد وسیم پوتھ فورس کے صدر آصف الرحمن یزدانی، جنرل سیکرٹری قاری عبدالقوی، مرکزی جمعیۃ کے ناظم شہر عمر فاروق لکھوی، جمعیۃ اساتذہ فیصل آباد ڈویژن کے صدر ڈاکٹر محمد عباس طور، محمد عیسیٰ اور احمد یار صدیقی نے خصوصی شرکت فرمائی۔ آخر میں ضلعی

صدر جمعیۃ اساتذہ اوکاڑہ پروفیسر اختر مہار نے سب شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام پروفیسر عبدالماجد کشمیری کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ شرکاء کے اعزاز میں ظہرانے کا اہتمام کیا گیا اور ہلدیہ ہال کے لان میں ایک خوبصورت بل شال کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس طرح ایک خوبصورت با مقصد منظم جامع اور یادگار پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

رپورٹ: عبدالقیوم صابر صدر جمعیۃ اساتذہ سایہال ڈویژن

ماہانہ اجلاس

○ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث حلقہ تھانہ تنے عالی کا ماہانہ اجلاس ۲۶ مارچ بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد ابوذر اہل حدیث تنے عالی میں امیر حلقہ مولانا سید محمد بلال طاہر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پروفیسر سید جعفر حسین سلفی سید محمد داود شاہ مولانا اسماعیل مجاہد نے خطابات کیے۔ اجلاس میں اگلے مہینے کے ۱۲ تبلیغی پروگرام تفصیل دیے گئے۔ حلقہ کے علماء نے شرکت کی۔ اجلاس کے بعد علماء کو پر تکلف کھانا پیش کیا گیا۔

منجانب: قاری نعیم احمد ناظم حلقہ تھانہ تنے عالی گوجرانوالہ

شہدائے اہل حدیث سیمینار

○ اہل حدیث پوتھ فورس ضلع سایہال کے زیر اہتمام جامع مسجد توحید کوڑے شاہ زیریں نور شاہ ضلع سایہال میں عظیم الشان شہدائے اہل حدیث کانفرنس قاری محمد حسن سلفی صدر اہل حدیث پوتھ فورس ضلع سایہال کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں مولانا محمد الیاس مدنی، مولانا عثمان الہی ظہیر، مولانا مولانا عبدالجبار سلفی آف میلسی اور دیگر علماء کرام نے خطابات فرمائے اور شہداء کو خراج تحسین پیش کیا۔

نوشیر علی جوہیہ کوڑے شاہ زیریں نور شاہ ضلع سایہال

عرصہ 50 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایسی پی فارز
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

گولڈن

ایسی پی فارز اینڈ ایکوساؤنڈ سسٹم (رجسٹرڈ) مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ایمپورٹڈ U.P.S

بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں لوکل اور ایمپورٹڈ ایکوساؤنڈ سسٹم دستیاب ہے

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پائرس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

0324-6768885

055-4213430

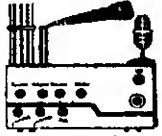
چوک نیاسیں نزد دشی کالج گوجرانوالہ

علاج معالجہ

ملکی وغیر ملکی مریضوں کا ستر سالہ معالج، فاضل الطب و
الجراحت، رجسٹرڈ درجہ اول، سابقہ لیکچرار طبیہ کالج، ڈبل
ایوارڈ یافتہ گولڈ میڈلسٹ سے امراض مردانہ، زنانہ، بچگانہ
کے علاج بالتدبیر، بالغذو بالبدوا کیلئے رابطہ کریں۔

Www.hakeem karim bhatti.com

0345-7545119, 0301-5545119



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

غلام ربانی (مر)

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

سنے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروفیسر ایم اکرام فضل (ماہر طب)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت



ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
اینڈ سائونڈ سسٹم

سپر سٹار

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

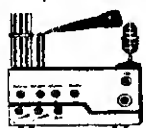
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، بائیک ہارن، شینڈ اور متعلقہ سپر پارٹس اور مرمت کا کام قلمی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah

Loud Speaker Amplifier



پروفیسر محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، بائیک، ہارن، طوطی
ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت
کو ایفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد ٹی کالج گوجرانوالہ

مولانا اشرف جاوید کا تنظیمی و تبلیغی دورہ

مولانا محمد اشرف جاوید ناظم تحصیل جڑانوالہ نے تھانہ سرکل
لنڈیانوالہ کے تنظیمی دورہ کے سلسلہ میں پہلے منڈی پچانہ چک
نمبر 656 جامع مسجد الخلیل اہل حدیث میں 24 مارچ کا جمعہ
المبارک کا خطبہ ارشاد فرمایا اور سرکل کے امیر قاری محمد افضل اور
جڑانوالہ کے نائب امیر مولانا محمد امین ڈوگر کا حافظہ منیر ضیاء
ودیگر سے ملاقات کی اور جماعتی وابستگی اور اس کی اہمیت کا
تذکرہ کیا۔ اس کے بعد مانامہ چک نمبر 642 میں حافظ
عبدالسلام جامع مسجد مبارک اہل حدیث کے خطیب سے
ملاقات کی اور آئندہ شوریٰ کا اجلاس بلانے پر کارکنان سے
مشاورت کی۔ مانامہ کی جامع مسجد مبارک اہل حدیث میں
درس قرآن ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد احباب نے دعاؤں اور
جوش و جذبہ کے ساتھ الوداع کیا۔

تعلیم و تزکیہ پروگرام

مرکزی جمعیت اہل حدیث اڈا 341 پٹی عارفوالہ کے زیر
اہتمام تعلیم و تزکیہ پروگرام منعقد ہوئے: 16 اپریل بروز
اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد قدس اہل حدیث 78/EB
☆ 16۔ جامع مسجد عائشہ اہل حدیث 58/EB بعد نماز عشاء
☆ 17۔ اپریل بروز سوموار بعد نماز مغرب جامع مسجد اہل
حدیث 48/EB ☆ 17۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد اہل
حدیث 50/EB ☆ 18۔ اپریل بروز منگل بعد نماز مغرب
جامع مسجد اہل حدیث 30/EB قطب پورہ ☆ 18۔ اپریل
جامع مسجد اہل حدیث 38/EB بعد نماز عشاء۔

ان تمام پروگراموں میں مولانا محمد ذکریا ربانی نائب ناظم شری
فیصل آباد خطبہ فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!
الداعی: قاری محمد بلال شامذکر مرکز سعود الشریع عارفوالہ

درخواست دعائے مغفرت

مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ صابر کالونی ساہیوال کے
امیر چوہدری حاجی محمد سلیم کی بہو اور حاجی عبدالخلیل کی اہلیہ
محترمہ چند دن حالت کے بعد قضائے الہی سے وفات پا
گئیں۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کی نماز جنازہ جامع مسجد
قبا صابر کالونی ساہیوال میں قاری محمد حسن سلفی کی امامت میں
ادا کی گئی نماز جنازہ میں علماء کرام اور ہر کتب فکر کے احباب
نے شرکت کی۔ قارئین کرام مرحومہ کی مغفرت و بلندی
درجات کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

قاری محمد بنیہ مدرس و امام جامع مسجد قبا صابر کالونی ساہیوال

رمضان المبارک
حرمین شریفین میں
گزرا لیں

عمرہ کرو پ
23 دن

صرف
160,000
روپے میں

روانگی 6 جون 2017ء ★ واپسی 29 جون 2017ء

نمایاں خصوصیات

☆ فری ہینڈ گیری بیگ ☆ فری احرام اسکارف (خواتین) ☆ فری بیگ برائے سفری دستاویزات
☆ فری ہوائی چپل ☆ فری زیارات ☆ مکہ ہوٹل 200 میٹر کوتر چوک سے پہلے ☆ مدینہ 200 میٹر مرکزہ میں

شہید مجید شیخ

0321-9483225
0321-7778041
0336-9385497

دیدار مدینہ ٹورز اینڈ ٹریولرز پرائیویٹ لمیٹیڈ

آفس نمبر 1 فیسٹ فلور 16-S-108/A مین راجپاہ روڈ تو حید پارک داروغہ والا لاہور

0300-4101107

0321-4133099

حافظ محمد اشرف قرلاہو

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

بارہ کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل بارہ کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

☆ پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں	☆ خواتین سے متعلقہ مخصوص احکام و مسائل	☆ اصلاح عقیدہ کتاب وسنت کی روشنی میں
☆ ارکان اسلام کتاب وسنت کی روشنی میں	☆ طریقہ طہارت و صلوٰۃ کتاب وسنت کی روشنی میں	☆ آداب نماز اور خشوع و خضوع کی اہمیت
☆ تعارف اہل حدیث!	☆ استخارہ کے احکام و مسائل	☆ بدعت کی حقیقت!
☆ دم ذریعہ علاج!	☆ احکام و مسائل رمضان المبارک	☆ مسائل زکوٰۃ قرآن وسنت کی روشنی میں

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت منگوائیں:

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مدلل فورکمر اور خوبصورت مکمل سیٹ زیر تقسیم ہے۔ تمام مساجد کے منتظمین حضرات مفت منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ موثر ترین ذریعہ ہے۔ **نوٹ** فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔

محترمہ نسیم راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473

چار سالہ درس نظامی مع بی اے، ایم اے پنجاب یونیورسٹی

ہاسٹل کی سہولت موجود ہے فیصلہ کالونی افارگرز رجسٹرڈ چونیوں

الہیہ کالج

15 اپریل تا 15 مئی

انتیازات فیض یافتگان طالبات کی محکمہ تعلیم میں بھرتی

داخلہ جاری ہے

انتیازات

پروفیسر حافظ ام احمد
صدر تحریک دعوت توحید
(پیشہ ورانہ لکچر)

فیسٹ افسر

رول نمبر 789604

418

رول نمبر 355405

413

رول نمبر 000226

770

رول نمبر 000186

788

کنوینئر تحریک دعوت توحید قصور سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت الہدیث

میاں عبدالواحد انجم

صدر

لیفٹ اینٹنٹ سیکرٹری

رول نمبر 002722

612

رول نمبر 003430

579

رول نمبر 600992

828

رول نمبر 589640

826

رول نمبر 000226

770

رول نمبر 000186

788

رول نمبر 0300

6583922

رول نمبر 0308

4113204

0333-8289482

رول نمبر 0308

4113204

0333-8289482

رول نمبر 0308

4113204

0333-8289482

سلمان لکچر شادی کارڈ سنٹر
الہ آباد 0301-4835550

فاضل علوم اسلامیہ
ابوہریرہ شریعہ کالج لاہور
0308.4113204, 0333-8289482

حاجی عبدالخالق
پرنسپل

آمین
زیارت نصیب فرما۔
ہمیں جہین شریفین کی
لے اللہ!

مِنْهُ
فَاِذَا
اَنْزَلْنَاهُ



فوری بکنگ کروائیں

مجله علمی پژوهشی فصلنامه علمی پژوهشی

گورنمنٹ منسٹر سداوارہ جو 26 سالہ ایکلی خست میں مصروف عمل ہے

**ALHUNAIN
PRINTERS
0332 4027740**

0332 4027740

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بالمقابل يدور من حولها قوارق اباد

0300 4236407/0301 4966505.056 3877266

سازمان امور اسلامی • کمیته اسلامی

056 3772407 0300 4236407 0302 4823512

زیرِ سرِ ستر بالِ قبائل علی میراج ہائی
کھڑیاں خاص کھڑا بہ پیمپ

عبدالحق خان صاحب

0301 6837566 / 0334 4356170 / 0301 6814942

پرسنکون حج و عمرہ کی سہولت حاصل کرنے کے لیے ایک بااعتماد نام

انٹرنیشنل ڈریولز اینڈ ٹورز
کاروان

1928
F. F.

Govt. Lic 3968

ساجد میر
پروفیسر، محقق، شاعر، ناول نگار، صحافی

مرکزی جمعیت اہل بیت و اہل بیت یوتھ فورس ضلع سرگودھا زیر اہتمام

ڈاکٹر غلام اکرم
سولائی بیٹ، محقق، شاعر، ناول نگار، صحافی

حماد الرحمن
عزیم

مطالعہ قرآن مدینار

وقت قریب رونمائی تفسیر مفتاح القرآن

محمد تاجی حمزہ خالد
(فاروق)

محمد حسین

عبد الغفور

عرفان

عبد الغفور

سید فراز احمد

محمد حسین

15 اپریل ہفتہ 2017
وقت 9:00 بجے دن

محمد حسین

عبد الستار خالد
مفسر قرآن، محقق، شاعر، ناول نگار، صحافی

مسعود عالم

حافظ مولانا

عبد الزاق ساجد
حافظ مولانا

عبد الغفور

عبد الغفور

عبد الغفور

محمد یولٹری فارم
نیت ورگ سلانوالی

عبد الخالق

چوہدری

Weekly AHL- E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No

116

14 اپریل 2017

بہارِ جمعہ مبارک

جامعہ اسلامیہ احادیث

حافظ محمد گوندی

1993

مجموعہ صحیح بخاری

عبداللہ بن مسعود

عبداللہ بن مسعود

055-4239698